سلسلۃ الذہب

حالات جناب زینب بزبان اردو پہلی کتاب ہے
جس کے ملاحظہ سے ایمان تازہ اور دیدہ دل منور
ہو جائینگے اور معلوم ہوگا کہ اس معظمہ کی کیا شان
ہے۔ مولفہ جناب خان بہادر سید مظفر علی خاں صاحب
رئیس جانسٹھ ضلع مظفر نگر۔ کتاب ہر طرح قابل دید
ہے۔ قیمت فی جلد ایک روپیہ چار آنہ ؏

المشتہر
مولوی محمد حسین پیشنماز جانسٹھ ضلع مظفر نگر

یہ کتاب موافق اعتقاد مذہب شیعہ لکھی گئی ہے

گنج مقفل

ترجمہ

حدیث مفضل

مترجمہ

عالیجناب معلی القاب جناب خان بہادر سید محمد مظفر علیخان صاحب

رئیس جانسٹھ ضلع مظفرنگر

مطبع جھڑی مظفرنگر میں باہتمام ماسٹر اشفاق علی

طبع ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ بحار الانوار کی جلد سیزدہم میں تحریر فرماتے ہیں کہ ہمارے علما کی بعض مولفات میں حسین بن حمدان نے محمد بن اسماعیل و علی بن عبد اللہ سے جو دونوں حسنی ہیں۔ اونہوں نے ابی شعیب محمد بن نصیر سے۔ اوسنے عمر بن فرات سے اوس نے محمد بن مفضل سے۔ اوس نے مفضل بن عمر سے روایت کی ہے کہ میں نے اپنے آقا جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ ظہور حضرت مہدی ؑ کے لئے کوئی وقت مقرر ہے؟ تا کہ خلایق کو معلوم ہو۔ فرمایا۔ حاشا! خدا تعالیٰ نے کوئی وقت مقرر نہیں کیا کہ شیعہ واقف ہوں۔

مفضل۔ اے آقا یہ کیا بات ہے؟۔

حضرت امام جعفر صادق ؑ۔ وقت ظہور سے مراد وہ ساعت ہے جسکا ذکر قرآن میں خداوند عالم اس طرح فرماتا ہے۔ وَيَسْئَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰهَا قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَا اِلَّا هُوَ ثَقُلَتْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَا تَاْتِيْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً (ترجمہ۔ لوگ تم سے ساعت کی بابت سوال کرتے ہیں کہ اوسکا معین وقت کونسا ہے۔ تم کہدو کہ اوسکا علم تو میرے پروردگار ہی کے پاس ہے وہ خود ہی اوسکے ہو جانیکے وقت پر اوسکو ظاہر کردیگا وہ آسمانوں میں اور زمین میں سخت گھڑی ہوگی تمکو یکایک آئیگی۔ دوسری جگہ بھی اسی سے مراد ہے۔ وَيَسْئَلُوْنَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰهَا۔ (ترجمہ ساعت کی نسبت تم سے سوال کرتے ہیں کہ کب قیام کرے گی) اور پھر فرماتا ہے۔ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ۔ (ساعت کا علم خدا کے پاس ہے) باری تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ اسکا علم کسی اور کو ... پھر ارشاد ہوتا ہے۔ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ

الا الساعة ان تاتیهم بغتة فقد جاء اشراطها (ترجمہ۔ کیا
ساعت کے سوا وہ اور کسی چیز کے منتظر ہیں کہ اونہیں اچانک آئے سو اوس کی
علامتیں تو آچکی ہیں) نیز فرماتا ہے۔ اقتربت الساعة وانشق القمر۔
(ترجمہ۔ ساعت قریب آگئی اور چاند شق ہو گیا) پھر ارشاد فرماتا ہے۔ وما یدریک
لعل الساعة قریب یستعجل بها الذین لا یؤمنون بها والذین
امنوا مشفقون منها ویعلمون انها الحق الا ان الذین یمارون
فی الساعة لفی ضلال بعید۔ (ترجمہ تمہیں کیا خبر ہے شاید ساعت قریب ہی ہو
اوسکی نسبت جلدی تو وہی لوگ کرتے ہیں جو اوس پر ایمان نہیں لائے اور جو ایمان
لائے ہیں وہ تو اوس سے ڈرنے والے ہیں اور یہ جانتے ہیں کہ وہ برحق ہے۔ آگاہ
رہو۔ جو لوگ ساعت کے بارے میں جھگڑتے ہیں (وہ) بیشک بڑی گمراہی میں ہیں)

مفضل۔ جھگڑنے سے کیا مطلب ہے۔؟

حضرت امام جعفر صادق۔ اس سے یہ مراد ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ قائم
کب پیدا ہوا؟ اور کس نے دیکھا؟ وہ کہاں ہے۔ اور کب ظہور کرے گا۔؟
یہ تمام باتیں امر خدا میں تعجیل اور شک کرنے کا نتیجہ ہیں۔ اور قضائے الٰہی میں
مداخلت کرنا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا میں زیاں کاری کرتے ہیں۔ اور بدترین
عاقبت کار کافروں کے لئے ہے۔

مفضل۔ ظہور قائم کے لئے کیا وقت مقرر نہیں ہے؟

جناب صادق۔ اے مفضل میں اسکے لئے کوئی وقت مقرر نہیں کرتا۔ اور نہ کوئی
وقت تعین ہو سکتا ہے۔ اگر کوئی شخص ظہور مہدی کے لئے وقت مقرر کرے تو
گویا وہ خدا کے ساتھ اوسکے علم میں شریک ہے۔ اور دعوی کرتا ہے کہ وہ اسرار
[illegible] کہ خلائق کو علوم

ہو جائے تو اونکے دل معکوس ہو کر گمراہ ہو جائیں اور اوسکے اولیا سے انکار کر دیں۔
خدا کی کوئی خبر ایسی نہیں جو اوسکے اولیا کے پاس نہ ہو۔ مگر یہ خبر اوس نے اونپر بھی القا
نہیں کی سوائے اسکے کہ وہ اپنی حجت کو اونپر تمام کرے۔

مفضل۔ یہ تو ارشاد ہو کہ ظہور مہدیؑ کی ابتدا کس طرح ہو گی؟

جناب صادقؑ۔ یا مفضل! وہ عالت اشتباہ میں ظہور کریگا۔ تا اینکہ اوسکا امر
آشکار ہو۔ ظہور کے بعد خلایق میں اوسکا ذکر بلند اور اوسکا امر ظاہر ہو گا۔ اوس کے
نام و کنیت و نسب کا ذکر اہل حق و اہل باطل اور موافق و مخالف کی زبانوں پر
بکثرت جاری ہو گا۔ تا اینکہ اونکے شناخت کر لینے سے حضرت کی حجت اون پر
تمام ہو جائے گی۔ علاوہ اسکے ہمنے ان سب باتوں کا ذکر خلایق کی آگاہی کے لئے
کر دیا ہے۔ اور قائمؑ کا نام و کنیت و نسب بھی ظاہر کر دیا ہے اور ہم نے کہدیا ہے
کہ وہ جناب رسولخداؐ کے ہم نام و ہم کنیت ہیں۔ تاکہ کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ ہم اوس کے
نام و نسب سے آگاہ نہ تھے۔ میں خدا کی قسم کھا کر بیان کرتا ہوں کہ آپکا نام و نسب
و کنیت زبان زد خلایق ہونے سے انحضرت کا امر واضح و آشکار ہوتا ہے۔ حتی کہ
انھیں سے بعض آدمی دوسرے لوگوں سے ان سب باتوں کا ذکر کرتے ہیں تاکہ انپر
حجت تمام ہو جائے۔ اسکے بعد خدا وند عالم اوسے ظاہر فرمائے گا۔ جیسا کہ اوس نے
اپنے رسولؐ سے وعدہ کیا ہے۔ هُوَ الَّذِىٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ
دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ۔ (ترجمہ۔ وہ
(خدا) وہی تو ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا کہ اوسکو
تمام دینوں پر غالب کر دے گو مشرکوں کو برا لگے)

مفضل۔ اے مولا۔ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ
کی تاویل کیا ہے۔؟

امام علیہ السلام۔ اسکی تاویل یہ آیت ہے۔ وَقَاتِلُوهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ۔ (ترجمہ اور اونسے یہانتک لڑو کہ کفر باقی نہ رہے اور دین سب کا سب خالص اللہ کا ہوجائے)۔ اے مفضل۔ خدا کی قسم۔ تمام مذہبوں کا اختلاف درمیان سے اُٹھکر ایک دین ہو جائیگا۔ چنانچہ خداے تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ (ترجمہ۔ دین تو خدا کے نزدیک اسلام ہی ہے) نیز پھر دوسری جگہ ارشاد کرتا ہے۔ وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ۔ (ترجمہ۔ اور جو اسلام کے سوا کسی اور دین کا خواستگار ہوگا وہ اوس سے ہرگز قبول نہ کیا جائیگا اور وہ قیامت میں نقصان اوٹھانے والوں میں سے ہوگا)۔

مفضل۔ اے میرے سید حضرت قائمؑ کے اجداد یعنی ابراہیم و نوح و موسیٰ و محمد علیہم السلام کا دین اسلام ہی تھا؟

امام علیہ السلام۔ دین اسلام کے سوا اونکا کوئی دوسرا دین نہ تھا۔

مفضل۔ کتاب خدا میں بھی کہیں اسکا ذکر ہے؟

امام علیہ السلام۔ قرآن میں اول سے آخر تک یہ مضمون بہت جگہہ ہے۔ ازانجملہ یہ آیہ ہے۔ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ۔ (دین تو خدا کے نزدیک اسلام ہی ہے)۔ ونیز خدا فرماتا ہے۔ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ۔ (ترجمہ۔ یہ تمہارے باپ ابراہیم ہی کی ملت ہے اور اوسنے پہلے ہی سے تمہارا نام مسلم رکھا)۔ پھر ابراہیمؑ و اسماعیل کے قصہ میں ارشاد کیا ہے۔ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ (ترجمہ اے پروردگار ہم دونوں کو اپنا فرمانبردار قرار دے اور ہماری اولاد میں سے ایک گروہ کو اپنا فرمانبردار قرار دے) اور فرعون کے قصہ میں پروردگار فرماتا ہے۔

حتی اذا ادرکہ الغرق قال اٰمنت انہ لا الٰہ الا الذی اٰمنت بہ بنو
اسرائیل وانا من المسلمین (ترجمہ پس فرعون اور اوسکے لشکر نے ازرو
بغاوت وظلم انکا پیچھا کیا یہانتک کہ جب وہ ڈوبنے لگا تو اوس نے کہا کہ میں اس
بات پر ایمان لایا کہ جس خدا پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اوسکے سوا کوئی معبود
نہیں اور میں اطاعت کرنے والوں میں سے ہوں) سلیمان و بلقیس کے قصہ میں ارشاد
ہوا ہے اسلمت مع سلیمان للہ رب العالمین۔ (ترجمہ۔ میں سلیمان کے
ساتھ پروردگار عالم پر ایمان لائی)۔ ازانجملہ باری تعالی قول حضرت عیسی کو
نقل فرماتا ہے۔ قال من انصاری الی اللہ قال الحواریون نحن انصار اللہ
اٰمنا باللہ واشہد بانا مسلمون۔ (ترجمہ عیسی نے کہا کہ اللہ کی کام
میں میرے مددگار کون ہیں حواری بولے اللہ کے مددگار ہم ہیں ہم اللہ پر
ایمان لائے اور گواہ رہنا کہ ہم فرمانبردار ہیں)۔ ازانجملہ ارشاد الٰہی کہ
ولہ اسلم من فی السمٰوات والارض طوعا وکرھا۔ (ترجمہ
حالانکہ آسمانوں میں اور زمین میں جو ہیں بہ عبادت اور بکراہت اوسی کے
مطیع ہونگے) قصہ حضرت لوط میں خدا فرماتا ہے۔ فما وجدنا فیہا
غیر بیت من المسلمین۔ (ترجمہ۔ اور ہمنے انہیں فرمانبرداروں
میں سے ایک گھر کے سوا اور کسی کو نہ پایا) پھر ارشاد ہوتا ہے۔ ام کنتم
شہداء اذ حضر یعقوب الموت اذ قال لبنیہ ما تعبدون
من بعدی۔ قالوا نعبد الٰہک والٰہ اٰبائک ابراہیم
واسمعیل واسحٰق الٰہا واحدا ونحن لہ مسلمون۔
(ترجمہ آیا تم اوسوقت موجود تھے جب یعقوب کو موت آئی تھی کہ اوسوقت
اونہوں نے اپنے بیٹوں سے دریافت کیا تھا کہ تم میرے بعد کس کی عبادت

کرو گے اونہوں نے عرض کیا کہ ہم آپ کے معبود اور آپ کے دادا۔ چچا۔ باپ ابراہیم و اسماعیل و اسحاق کے معبود خدائے واحد کی عبادت کیا کرینگے۔ اور ہم اوسی کے مطیع رہیں گے) اسکے سوا پہر باری تعالیٰ فرماتا ہی۔

قُولُوٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ

(ترجمہ۔ تم یہ کہدو کہ ہم ایمان لائے ہیں اللہ پر اور جو کچھ ہم پر نازل کیا گیا ہی اوسپر اور جو کچھ ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحاق اور یعقوب اور اسباط پر نازل کیا گیا ہے اوسپر اور جو کچھ موسیٰ اور عیسیٰ کو دیا گیا ہے اوسپر اور جو اور نبیوں کو اون کے رب کی طرف سے ملا ہے اوسپر اور ہم (دشل ہو دکے) ان میں سے کسی میں کوئی فرق نہیں کرتے اور ہم اوسی خدا کے مطیع ہیں)

مفضل۔ اے میرے سید و سردار کتنے مذہب ہیں؟۔

امام علیہ السلام۔ چار۔ انہیں سے ہر ایک کی علیحدہ شریعت ہے۔

مفضل۔ یا مولا۔ طایفہ مجوسیہ کو مجوس کیوں کہتے ہیں۔؟

امام علیہ السلام۔ اونہوں نے اپنے کو خود اس نام سے منسوب کیا۔ مجوس ایک شخص کا نام تھا جس کے کان چھوٹے چھوٹے تھے۔ اور جس نے آتش پرستی ایجاد کی۔ اونکا یہ دعوی ہے کہ حضرت آدم اور شیث نے جنکا لقب ہبۃ اللہ تھا۔ مادر۔ خواہر دختروں۔ چچیوں وغیرہ کو جو بسبب نسب کے محرم ہیں اونہیں ہمارے لئے حلال قرار دیا۔ اور یہ بھی حکم دیا کہ جس طرف آفتاب ہو اوسی سمت نماز پڑھو۔ اور نماز کے لئے کسی وقت کا تعین نہیں کیا۔ اس قسم کی باتیں کرکے وہ خدا و آدم و شیث پر افترا کرتے ہیں۔

مفضل ۔ اے آقا ۔ حضرت موسیٰ کی قوم کو یہود کیوں کہتے ہیں ۔؟

امام علیہ السلام ۔ یہود کے معنی ہدایت یافتہ کے ہیں ۔ چنانچہ خداوند عالم انکی زبانی حکایت کرتا ہے ۔ اِنَّا هُدْنَا اِلَيْكَ (یعنی ہمنے تیری طرف ہدایت پائی ۔

مفضل ۔ طایفہ نصاریٰ کو نصاریٰ کس لئے کہتے ہیں ۔؟

امام علیہ السلام ۔ نصاریٰ نصرت سے مشتق ہے ۔ حضرت عیسےٰ نے فرمایا تھا مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَى اللّٰهِ ۔ الخ یعنی تکلیفات الٰہی میں میرے یار و مددگار کون ہیں ۔ حواریون نے کہا کہ ہم خدا کی نصرت کرنے والے ہیں ۔ اس نصرت کی وجہ سے انہیں نصاریٰ کہا گیا ۔

مفضل ۔ یا ابن رسول اللہ ۔ طایفہ صابئین کو اس نام سے کیوں موسوم کرتے ہیں ۔؟

مفضل ۔ یا ابن رسول اللہ ۔ طایفہ صابئین کو اس نام سے کیوں موسوم کرتے ہیں ۔؟

امام علیہ السلام ۔ صابئین کے معنی میل کرنے والوں کے ہیں ۔ اونہوں نے اس اعتقاد کی طرف میل کیا کہ انبیا و رسل اور جتنے مذاہب اور ملتیں ہیں وہ سب بیچارہ ہیں اور جو کچھ انبیا نے خبریں دیں وہ بالکل لغو اور باطل ہیں ۔ اس فرقہ نے توحید خدا و نبوت انبیا و رسالت مرسلین اور اوصیا کے وصی ہونے سے انکار کیا ۔ پس وہ اپنے اعتقاد میں بے تمیز [illegible] ہیں ۔ اور تمام اہل عالم کو معطل خیال کرتے ہیں ۔

مفضل ۔ (ازراہ تعجب) سبحان اللہ ! ۔ کیا جلیل القدر علم حضور کو عطا ہوا ہے ۔

امام علیہ السلام ۔ اے مفضل ۔ اے تم ہمارے [illegible]

وہ دین میں شک نکریں۔

مفضل۔ اے میرے سردار. مہدیؑ کس سرزمین پر ظہور کرینگے؟

امام علیہ السلام۔ وقت ظہور کسی کی آنکھ اوسے نہ دیکھیگی۔ جو شخص اسکے سوا کچھ کہے اوسکی تکذیب کرنا۔

مفضل۔ کیا ولادت کے وقت بھی مہدی کو کوئی نہ دیکھہ سکے گا؟

امام علیہ السلام۔ وقت ولادت سے دو سال نو ماہ بعد یعنی وقت صبح شب جمعہ ۸ ماہ شعبان ۲۵۵ھ سے آشب جمعہ ۸ ربیع الاول ۲۶۰ھ اوسے سب لوگ دیکھہ سکیں گے یہ وہ دن ہوگا۔ کہ اس روز اوس کا باپ دجلہ کے کنارہ ایک شہر میں وفات پائیگا۔ اوس شہر کو ایک مرد متکبر وظالم وگمراہ آباد کرے گا۔ جسکا نام جعفر اور لقب متوکل ہوگا۔ اوسپر خدا کی لعنت ہو۔ اوس شہر کا نام سر من رائے ہوگا اور وہ سامرہ ہے۔ ۲۶۰ھ میں ہر مومن واہل حق اُسے دیکھیگا۔ جس کے دل میں شک وریب ہوگا وہ اُسے نہ دیکھہ سکے گا اوسکی امر ونہی وہاں سے جاری ہوگی۔ اور خود پنہاں وغائب ہو جائے گا۔ اپنے جد جناب رسولخدا کے حرم میں جو قصر صابرین ہے وہ وہاں سے ظاہر ہوگا جس کسی کو خداوند عالم یہ سعادت وکرامت فرمائے گا۔ وہ اُس کی زیارت سے مشرف ہوگا۔ بعد ازاں بتاریخ آخر ۲۶۶ھ میں وہ اس طرح غائب وپنہاں ہوگا کہ اوسے کوئی نہ دیکھہ سکے گا تا وقتیکہ تمام آنکھیں اُسے نہ دیکھیں یعنی وقت ظہور تک جبکہ سب لوگ اوسے دیکھیں گے۔

مفضل۔ آنحضرت سے کوئی باتیں بھی کریگا؟

امام علیہ السلام۔ ہاں بلکہ مومنین جن اُس سے ہمکلام ہونگے امر ونہی ثقات اور اوس کے وکلاء کے ذریعہ پہنچیں گے۔ اوسکی

غیبت کے وقت محمد بن نصیر میری صابر من اپنے گھر کے دروازہ
مین بیٹھا ہوگا۔ لبعدازان وہ مکہ مین ظہور کرے گا۔ اے مفضل!
خدا کی قسم مین گویا مہدیؑ کو دیکھ رہا ہون کہ وہ اس حالت سے داخل
مکہ ہوئے ہین کہ لباس رسول اونکے جسم مبارک مین ہے اور سر مقدس
پر زرد عمامہ اور کفشین اونکے پاؤن مین ہین۔ عصائے پیغمبر ہاتھہ مین لیے
ہوئے اور چند لاغر بکریون کو ہانکتے ہوئے بیت اللہ کے قریب آتے
ہین۔ ایک شخص بھی اونہین شناخت نہ کریگا۔ وہ بصورت جوان ظہور کرینگے
مفضل۔ اے آقا۔ آیا آنحضرت کی جوانی عود کرائیگی یا بحالت پیری
آپ کا ظہور ہوگا۔
امام علیہ السلام۔ سبحان اللہ! اسے کون جان سکتا ہے۔ بلکہ
جس وقت حکم خدا ہوگا جس کیفیت اور صورت سے چاہینگے ظہور کرینگے۔
مفضل۔ یا مولا۔ مہدیؑ کس مکان سے اور کس طرح ظہور کرینگے؟
امام علیہ السلام۔ یا مفضل۔ وہ تنہا ظاہر ہونگے اور تنہا ہی بیت اللہ
آئینگے اور تنہا داخل کعبہ ہونگے۔ تنہائی مین اونہین رات ہوگی۔ جب
رات تاریک ہوجائیگی اور تمام لوگ سوجائینگے۔ تو جبرئیل و میکائیل صفوف
ملائکہ کے ساتھہ آنحضرت کی خدمت مین نازل ہونگے اور جبرئیل عرض کرینگے
کہ اے سید! آپکے سخن مقبول ہوئے اور آپکے حکم جاری ہوا۔ یہ سنکر
حضرت اپنے ہاتھون کو روے مبارک پر پھیر کر فرمائینگے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ
الَّذِیْ صَدَقَنَا وَعْدَہٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّءُ مِنَ الْجَنَّۃِ حَیْثُ
نَشَآءُ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعَامِلِیْنَ (ترجمہ) مین خدا کی حمد خاص
کرتا ہون جسنے اپنے وعدہ کو صادق کیا اور ہمین زمین کا وارث فرمایا۔

بہشت مین ہم جس جگہہ چاہین منزل کرین۔ پس عمل کرنیوالونکی کیا خوب اجر و جزا ہے) پس آپ رکن و مقام پر کھڑے ہوکر صدائے بلند سے آواز دینگے کہ اے جماعت نقبا اور اے میرے خاص دوستو! اور اے وہ لوگو جنہین خدائے بزرگ نے میرے ظہور سے پہلے روئے زمین پر میری نصرت و یاری کے لئے جمع کر رکھا ہے صمیم قلب اور اطاعت کے ساتھہ میرے پاس آؤ۔ حضرت کی یہہ آواز مشرق و مغرب مین سب کے کانون مین پہونچیگی جو بعض لوگ عبادت مین مشغول ہون گے اور بعض اپنے رخت خواب مین ہونگے حضرت کی پہلی ہی آواز کو سنکر وہ آپکی دعوت کو قبول کرتے آپکی طرف متوجہ ہونگے کچھ زیادہ وقت نہ گذریگا بلکہ ایک چشم زدن مین وہ سب کے سب رکن و مقام مین حضرت کی خدمت مین حاضر ہو جائینگے۔ خداوند کردگار کے حکم سے ایک نور کا ستون زمین سے آسمان تک بلند ہوگا جس سے روئے زمین کے مومنین روشنی حاصل کرینگے۔ جو مومنین اپنے گھرون کے اندر ہون گے اُن تک بھی یہہ نور پہونچیگا۔ جسکے سبب سے اون کے دل خوش ہون گے حالانکہ اونہین یہہ معلوم نہوگا کہ جناب صاحب الامر علیہ السلام نے ظہور فرمایا ہے لیکن صبح کو وہ حضرت کے حضور مین استادہ ہون گے۔ وہ تین سو تیرہ اشخاص بقدر اصحاب بدر ہونگے۔

مفضل - یا آقا - وہ بہتر اشخاص بھی جنہون نے حضرت امام حسین علیہ السلام کے ساتھہ شربت شہادت نوش کیا اصحاب قائم آل محمد کے ہمراہ ظہور کرینگے؟

امام علیہ السلام - امام حسینؑ سر پر سیاہ عمامہ رکھے ہوئے بارہ ہزار مومنون کے ساتھہ ظہور کرینگے۔

مفضل - کیا قیام و ظہور قائم سے پہلے لوگ امام حسین کی بیعت کرینگے؟

امام علیہ السلام - ایسا ہوگا کیونکہ ظہور قائم سے پہلے جو بیعت بھی واقع ہوگی وہ بیعت کفر و نفاق و مکر ہوگی - خدا نے ایسے بیعت کرنیوالون اور بیعت لینے والے پر لعنت کی ہے بالکہ کعبہ سے تکیہ لگائے قائم اپنا ہاتھہ دراز کرینگے جو مثل آفتاب کے روشن و نورانی ہوگا - اور قائم فرمائین گے کہ یہہ خدا کی طرف سے خدا کے حکم سے خدا کا ہاتھہ ہے - اسکے بعد یہ اس آیتہ شریفہ کی تلاوت فرمائین گے اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ ط یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ فَمَنْ نَّکَثَ فَاِنَّمَا یَنْکُثُ عَلٰی نَفْسِہٖ وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عٰھَدَ عَلَیْہُ اللّٰہَ فَسَیُؤْتِیْہِ اَجْرًا عَظِیْمًا -

ترجمہ - اے رسول حقیقت مین جو لوگ تم سے بیعت کرتے ہین وہ تو اللہ سے بیعت کرتے ہین انکے ہاتون پر اللہ ہی کا ہاتھہ ہوتا ہے پھر جو (عہد کو) توڑ دے اُسکا ضرر اوسی کی ذات پر پڑیگا اور جو اُس (عہد) کو پورا کرے جس پر اوسنے اللہ سے عہد کیا ہے تو عنقریب وہ بھی اوسکو بڑا اجر عطا کرینگا سب سے پہلے جبرئیل آپکے دست مبارک کو بوسہ دیکر بیعت کرینگے - اُن کے بعد ملائکہ و نجباء جن اور اون کے بعد نقبا بیعتہ کا شرف حاصل کرینگے - اہل مکہ بہ آواز بلند کہین گے کہ بیت اللہ کے سامنے یہہ کون شخص ہے اور اسکے ساتھہ کون لوگ ہین اور یہہ علامت معجزہ کیا ہے جسے ہم نے آجکی شب دیکھا حالانکہ اِس سے پہلے ہم نے کبھی ایسی بات نہین دیکھی تھی پس بعض اون مین سے بعضون سے کہین گے کہ یہہ مرد وہی صاحب براق ہے بعض بعض سے کہینگے کہ جو جماعت اسکے پاس ہے اسمین سے کسی کو شناخت کرو - وہ کہینگے کہ انمین سے ہم کسی کو سوائے چار اشخاص اہل مکہ کے اور چار اشخاص اہل مدینہ کے نہین پہچانتے جنکے فلان فلان نام ہین - یہہ امر اُن

روز طلوع آفتاب کے وقت واقع ہوگا۔ جب آفتاب برآمد ہوکر روشن ہوگا
تو جرم آفتاب سے صدا دینے والا زبان عربی مین اس طرح آواز دیگا کہ تمام
اہل آسمان و زمین اوس صدا کو سنینگے۔ وہ ندا یہہ ہوگی کہ اے گروہ خلایق
یہہ شخص مہدی اہل محمد اپنے جد جناب رسول خدا کا ہم نام و ہم کنیت ہے
یہہ حضرت امام حسن عسکری و امام علی النقی و امام حسین علیہم السلام سے
نسبت رکھتا ہے۔ پس حاضر خدمت ہوکر اسکی بیعت کرو اور اسکے حکم کی
مخالفت نہ کرو تاکہ تم گمراہ نہ ہو۔ سبسے پہلے ملائکہ اور اونکے بعد جن اور پھر
نقبا حضرت کے دست مبارک کو بوسے دیکر عرض کرینگے کہ ہم نے آپ کی
اطاعت کی۔ کوئی شخص اہل بیابان و اہل شہر و اہل دریا وغیرہ سے ایسا
باقی نہ رہیگا جو اِس صدا کو نہ سُنے گا اور بعض بعض تک یہہ خبر پہونچائینگے
اور بعض بعض سے اِس آواز کی نسبت دریافت کرین گے جو اُنھون نے اپنے
کانون سے سُنی ہوگی۔ غروب آفتاب کے نزدیک مغرب کی طرف سے ایک
اور صدا دینے والا ندا دیگا کہ اے لوگو! وادی یابس مین جو سرزمین فلسطین
مین ہے تمھارے پروردگار نے ظہور کیا ہے جسکا نام عثمان بن عتبہ اموی ہے
جو اولاد یزید بن معویہ سے ہے اوسکی بیعت کرو تاکہ تمھین ہدایت نصیب
ہو۔ اوس سے مخالفت نہ کرو تاکہ تم گمراہ نہو۔ اوسوقت تمام ملائکہ و جن
و نقبا اسکی تکذیب کرکے کہینگے کہ ہم نے اسکو سنا مگر ہم اسکی اطاعت نہین کرتے
جتنے کفار و منافقین و اہل مکر اور شک کی مرض والے ہونگے وہ اس دوسری
آواز کی وجہ سے گمراہ ہوجائینگے۔ قائم کعبہ کی طرف پشت کئے ہوئی فرمائنگے
کہ اے گروہ خلایق آگاہ ہو۔ اگر کوئی حضرت آدم و شیث کو دیکھنا چاہے
تو مین احوال و اوصاف مین مثل آدم و شیث ہون۔ جو نوح اور اونکے

پسر سام کو دیکھنا چاہے تو مین نوح و سام کی مثل ہون۔ آگاہ ہو۔ جو
ابراہیم و اسماعیل کو دیکھنا چاہے تو مین مثل ابراہیم و اسماعیل ہون۔ جسے
موسیٰ و یوشع کے دیکھنے کی خواہش ہو وہ مجھے دیکھے۔ جو عیسیٰ و شمعون کی
زیارت کا مشتاق ہو وہ میری طرف نگاہ کرے۔ جو جناب محمد مصطفےٰ ص
و امیرالمومنین علی مرتضےٰ ع کے دیدار کی تمنا رکھتا ہو وہ مجھے دیکھے
جو شخص کہ حسن و حسین و ائمہ اولاد حسین علیہم السلام کے دیدار
سے آنکھین روشن کرنی چاہے وہ میری زیارت کرے۔ میرے کہنے کو
قبول کرو۔ مین تمہین ایسی باتون کی خبر دون گا جنکی تمہین خبر دیگئی ہے
اور بعض ایسی باتون سے آگاہ کردون گا جنکی تمہین اطلاع نہین دیگئی
جسکو کتب اور خدا کے صحیفون کے سننے کی خواہش ہو وہ مجھسے سُنے۔
پس آپ ان صحیفون کو پڑہنا شروع کرینگے جو حضرت آدم و شیث
پر خدا نے نازل فرمائے تھے۔ اونکو سنکر آدم و شیث (جنکا لقب
ہبتہ اللہ ہے) کی اُمت کے لوگ کہینگے کہ خدا کی قسم جو صحیفے حضرت نے
پڑھے ہین حق ہین اور ہمکو وہ باتین بتائین جو ہمین معلوم نہین۔ اور
اُن باتون کی بھی ہمکو خبر دی جو ہم سے مخفی رکھی گئین تہین اور اون باتون سے
بھی آگاہ کیا جو اِن صحیفون سے نکال دی گئین تھین یا جو تبدیل و تحریف کی
گئین۔ بعد ازان صحف نوح و ابراہیم و توریت و انجیل و زبور کی آپ
تلاوت فرمائینگے جنہین سنکر اہل توریت و انجیل و زبور کہین گے کہ خدا کی
قسم نوح و ابراہیم کے یہ صحیفے حق ہین اور ان مین سے کوئی بات نکال
نہین گئی اور نہ ان مین کچھ تحریف ہوئی۔ اور خدا کی قسم یہی توریت
جامع زبور و تمام انجیل کامل ہے۔ اور یہہ کتابین جو ہم پڑہا کرتے تھے وہ

انکی برابر نہین ہین - اسکے بعد آپ قرآن کریم کی تلاوت کرینگے جسے سنکر
مسلمان کہین گے کہ خدا کی قسم یہی وہ قرآن ہے جسے حق تعالے نے
جناب محمد مصطفےٰ پر نازل فرمایا تھا اور اسمین سے کوئی آیت یا کلمہ نکالا
نہین گیا اور نہ اسمین تبدیلی و تحریف ہوئی - پھر رکن و مقام کے درمیان
دابۃ الارض ظاہر ہوگا جو مومن کی پیشانی پر مومن اور کافر کی جبین پر
کافر لکھدیگا - بعد ازان ایک شخص حاضر خدمت ہوگا جسکا چہرہ پشت کی
طرف پھرا ہوگا وہ عرض کریگا کہ اے سید و آقا مین ایک مژدہ لایا ہون
ایک فرشتہ نے مجھے حکم دیا کہ مین حاضر خدمت ہو کر آپ کو یہہ خوشخبری سناؤن
کہ لشکر سفیانی صحرا مین ہلاک ہو گیا - حضرت اوس سے فرمائینگے کہ اپنا
اور اپنے بھائی کا قصہ بیان کر - وہ عرض کریگا کہ مین اور میرا بھائی لشکر
سفیانی مین شامل تھے اور دمشق سے بغداد تک تمام ملکون اور کوفہ و
مدینہ کو ہم نے خراب کیا - ہم نے مدینہ مین منبر رسول کو توڑ ڈالا - ہمارے خچرون
اور گھوڑون نے مسجد نبوی مین لید کی - جب ہم وہان سے روانہ ہوئے تھے
تو ہم تین لاکھ آدمی تھے - ہمارا ارادہ تھا کہ بیت اللہ کو خراب کرکے
اہل مکہ کو قتل کرین - آخر شب مین ہمنے صحرا مین قیام کیا - ناگاہ آواز آئی کہ
اے صحرا اس قوم ستمگار کو ہلاک کر ڈال - پس زمین شگافتہ ہوئی اور
وہ سب دہس گئے - اونکی کوئی چیز یہانتک کہ وہ رسیان جس سے اونٹون
کو باندھتے تھے باقی نہ رہین سوائے میرے اور میرے بھائی کے - ایک
فرشتہ نے ہمارے منہ پر ایک ایک طمانچہ مارا جس سے ہم دونون کے چہرے
پشتونکی طرف پھر گئے - اوس ملک نے میرے بھائی کی طرف متوجہ ہوکر کہا
کہ اے نذیر یعنی اے ڈرانے والے تو دمشق جاکر سفیانی ملعون کو

ظہور مہدی آل محمد کی خبر دے۔ اور کہنا کہ خداوند عالم نے اوسکے لشکر کو صحرا مین ہلاک کر دیا۔ پھر وہ فرشتہ مجھسے کہنے لگا کہ ای البشیر یعنی اے مژدہ دینے والے تو مکہ جاکر جناب مہدی کو ہلاکت دشمن کی خوشخبری پہونچا کر اونکے ہاتھہ پر توبہ کر۔ آنحضرت تیری توبہ قبول فرمائینگے۔ پس قائم اپنا دست مبارک اوسکے چہرہ پر پھیرینگے اور اوسکا چہرہ مثل سابق درست ہو جائیگا۔ وہ حضرت سے بیعت کریگا اور حاضر خدمت فیض درجت رہے گا۔

مفضل۔ ای مولا۔ ملائکہ وجن کیا خلایق کو نظر آئینگے؟

امام علیہ السلام۔ قسم بخدا وہ ظاہر ہونگے اور آنحضرت اُن سے اس طرح باتین کرینگے جیسے کوئی شخص اپنے اہل وعیال اور خدمتگاروں سے باتین کرتا ہے اور یہہ ملائکہ وجن آنحضرت کی ہمراہ اطراف واکناف عالم مین جائینگے۔ خدا کی قسم مقام ہجرہ مین جو مابین نجف وکوفہ ہی یہ جمع ہونگے اوسوقت فرشتونکی تعداد چھیالیس ہزار اور جنوں کی چھہ ہزار ہوگی۔ (دوسری روایت مین ہے کہ آپنے فرمایا کہ جن بھی ملائکہ کی برابر ہونگے۔ اور انکے ذریعہ سے خداوند عالم قائم کی مدد کرے گا)

مفضل۔ ای میرے آقا مہدی آل محمد اہل مکہ کیساتھہ کیسا برتاؤ کرینگے؟

امام علیہ السلام۔ آپ حکمت وموعظہ حسنہ کے ساتھہ دعوت کرینگے۔ اور اہل مکہ انکی اطاعت اختیار کرینگے۔ آپ اپنی اہلبیت مین سے ایک شخص کو مکہ مین اپنا نائب مقرر کرکے بہ ارادہ مدینہ منورہ وہان سے روانہ ہونگے۔

مفضل۔ بیت اللہ کی نسبت کیا ہوگا؟

امام علیہ السلام۔ قائم اسے مسمار کرکے صرف پایے رہنے دینگے۔

جیسے وہ خانہ مراد ہے جو عہد آدم مین بنایا گیا تھا اور وہ دیوارین
باقی رکھینگے جنکو ابراہیم و اسماعیل نے اُن پایون پر تعمیر کیا تھا۔ باقی
دیوارون کو مسمار کر دینگے کیونکہ اونہین کسی پیغمبر یا وصی نے تعمیر نہین کیا
اسکے بعد جس طرح خدا کو منظور ہوگا کعبہ تعمیر کیا جائیگا۔ مکہ معظمہ و مدینہ
منورہ و عراق اور تمام اقالیم مین تمام آثار ظالمین خراب کر دئے
جائینگے۔ مسجد کوفہ کو مسمار کر کے قایم اوسے بنیاد قدیم پر تعمیر کرینگے
قصر عتیق کو بھی گرا دیا جائے گا۔ وہ شخص ملعون ہے ملعون تھے جس نے
اوسے تعمیر کیا۔

مفضل۔ حضرت صاحب الامرؑ مکہ معظمہ کو اپنا وطن قرار دینگے یا
کسی اور جگہہ تشریف رکھینگے؟

امام علیہ السلام۔ آپ مکہ مین نہ رہینگے بلکہ اپنے اہلبیت سے ایک شخص
کو نائب مقرر فرمائینگے۔ جب آپ وہان سے روانہ ہوجائینگے تو اہل مکہ
ہزغہ کر کے آپکے نائب کو قتل کر دینگے۔ پس آپ مکہ مین واپس تشریف
لائینگے۔ اہل مکہ ذلت و خواری و فروتنی کے ساتھہ حاضر خدمت ہوکر گریہ
و زاری کے ساتھہ عرض کرینگے کہ اے مہدی آل محمد ہماری توبہ قبول
فرمائیے۔ آنحضرت موعظہ و نصیحت کر کے اونہین ڈرائینگے اور اونمین
ہی سے ایک شخص کو اپنا نائب مقرر کرینگے۔ آپکے چلے جانیکے بعد اہل
مکہ اسے بھی قتل کر دینگے۔ جب قایم کو یہہ خبر پہونچیگی تو آپ معہ جنون اور
نقبا کے واپس ہون گے۔ اور حکم دینگے کہ اہل مکہ سے سوائے اُسکے
جو ایمان لائے کسی کو زندہ نہ چھوڑین۔ مین بھی تمہارے ساتھہ واپس
ہوتا ہون۔ انہون نے تمام عذرون کو قطع کر دیا اور جو عہد اونکا اور

خدا کے اور میرے اور انکے درمیان نہیں تھا توڑ ڈالا - آنحضرت کے انصار اون کو قتل کرینگے - بخدا سو آدمیوں میں سے ایک بلکہ ہزار میں سے ایک آدمی باقی نہ رہیگا -

مفضل - جناب مہدیؑ کا مکان اور مومنین کا اجتماع کہان ہوگا؟

امام علیہ السلام - آپ کا پایۂ تخت کوفہ اور دار القضا مسجد جامع کوفہ اور بیت المال و غنیمت و اموال تقسیم کرنے کی جگہہ مسجد سہلہ ہوگی آپکی خلوت گاہ وہ صفہ ہائے سفید ہونگے جو اطراف غری مین واقع ہیں اور جو دو عمارتیں کوفہ میں مشہور ہیں -

مفضل - کیا تمام مومنین کوفہ مین ہی ہونگے ؟

امام علیہ السلام - خدا کی قسم ! کوئی ایسا مومن نہوگا جو وہاں یا اوسکے اطراف مین نہو - اسقدر زمین کی قیمت جسمین ایک گھوڑا چل سکے دو ہزار درہم ہوگی - بہت سے لوگ اِس بات کے خواہشمند ہونگے کہ سبع مین ایک بالشت زمین ایک بالشت طلا کے بدلے خرید کریں - شہر کوفہ کا دور ۵۴ میل ہوگا اور اوسکے مکانات کربلائے معلی کے نزدیک تک ہون گے - کربلائے معلیٰ وہ مقام ہے جہاں ملائکہ و مومنین آمد و رفت رکھتے ہین اور اوسکی شان بلند ہے - وہان ایسی برکت ہوگی کہ اگر بندہ مومن وہاں اپنے پروردگار کو آواز دیگا تو وہ اوسے دنیا سے ہزار گنا زیادہ عطا فرمائیگا (یہہ فرما کر حضرت نے ایک آہ سرد بھری اور پھر فرمایا) اے مفضل روے زمین کی تمام جگہون نے ایک دوسرے پر فخر کیا چنانچہ زمین بیت الحرام نے زمین کربلا پر فخر کیا تو جانب رب الارباب سے وحی ہوئی کہ اے کعبہ ساکت اور خاموش رہ اور کربلا پر تفاخر نہ کر

کیونکہ یہہ وہ جائے مبارک ہے جہاں حضرت موسیٰ کو درخت سے آواز دی جائیگی۔ یہیں وہ ٹیلہ ہے جہاں حضرت مریم معہ حضرت عیسیٰ پناہ لینگے۔ اسی جگہہ وہ چشمہ ہے جسمیں حضرت امام حسینؑ کا سر دہویا جائیگا۔ یہہ وہ جائے بزرگ ہے جہاں حضرت مریم بعد ولادت عیسیٰ کو غسل ولادت دینگی اور خود بھی غسل کرینگی۔ یہہ سب سے بہتر جگہہ ہے کہ جہاں سے جناب رسولخداؐ معراج کو تشریف لیجائینگے۔ اے مفضل۔ یہیں سے تاظہور قایم آل محمد ہمارے شیعوں کے لئے بہت سی نیکیاں ظاہر ہونگی۔

مفضل ۔ یابن رسول اللہ۔ اسکے بعد قائم علیہ السلام کہاں تشریف لیجائینگے؟

امام علیہ السلام ۔ وہ مدینہ رسول میں آئینگے اور یہاں آپکا مرتبہ و مقام عجب طور سے ظاہر ہوگا جس سے مومنین خوش اور کفار خوار و ذلیل ہونگے۔

مفضل ۔ اے مولا۔ وہ مرتبہ اور مقام عجیب کیا ہوگا؟

امام علیہ السلام ۔ قائمؑ قبر جناب رسولخداؐ پر پہونچکر فرمائینگے کہ اے گروہ خلائق۔ آیا یہہ قبر مبارک میرے جد جناب رسالتمآب ہی کی ہے؟ یہ سب لوگ کہینگے کہ لاریب یہہ آپکے جد کی قبر ہے۔ پہر آپ فرمائینگے کہ میرے جد پیغمبر خدا کی قبر کے پاس یہہ اور قبریں کسکی ہیں۔ کہا جائے گا کہ حضرت کے دو مصاحبوں کی یہہ قبریں ہیں۔ باوجودیکہ حضرت انسے واقف ہوں گے مگر لوگوں سے دریافت کریں گے کہ فلاں فلاں کون ہیں اور یہہ کیسے میرے جد کے پاس دفن ہوئے اور یہہ بھی ممکن ہی کہ یہہ دو آدمی جو یہاں دفن کئے گئے ہیں وہ نہوں جنہیں تم بیان کرتے ہو۔ یہہ سنکر تمام لوگ عرض کریں گے کہ اے مہدی آل محمدؐ سوا انکے اور کوئی یہاں دفن نہیں کیونکہ یہہ خلیفہ رسول اور پیغمبر کی ازواج کے باپ ہیں۔ آپ ارشاد فرمائینگے کہ آیا تم میں سے کوئی

ایسا ہے جو انہیں شناخت کرتا ہو۔ لوگ عرض کریں گے کہ ہم انہیں انکی صفات کے ساتھ شناخت کرتے ہیں اور ہمیں یقین ہے کہ جناب رسول خدا کی قبر منور کے پاس سوائے انکے اور کسی کی قبریں نہیں ہیں۔ حضرت پھر یہی سوال کرینگے اور یہی جواب دیا جائیگا۔ حضرت تین روز تک تاخیر فرمائینگے۔ بعد ازاں آپ تشریف لاکر ان دیواروں کے مسمار کرنے کا حکم دینگے جو ان قبروں پر واقع ہیں۔ اور اپنے نقبا کو ارشاد کرینگے کہ قبروں کو اکھاڑ کر لاشوں کو باہر نکالیں۔ جب قبریں اکھاڑی جائینگی تو لاشیں تر و تازہ برآمد ہونگی۔ وہ نہ بوسیدہ ہونگی اور نہ انمیں کوئی تغیر ہوا ہوگا۔ آپ حکم دینگے کہ ان کے کفن اُتار لئے جائیں اور کسی درخت خشک و بوسیدہ پر انہیں دار پر لٹکا دیا جائے۔ جب اس حکم کی تعمیل کیجائیگی تو وہ درخت خشک تر و تازہ ہوکر سبز و شاداب ہو جائیگا اور شاخیں دراز ہو جائینگی۔ یہہ دیکھکر بہت سے مشکوک فراج لوگ کہنے لگینگے کہ خدا کی قسم یہہ انکی شرافت و بزرگی ہے جو ظاہر ہوئی۔ ہم انکی دوستی و محبت سے فائز ہیں۔ جنکے دلومیں انکی تھوڑی سی بھی محبت پنہاں ہوگی ظاہر ہو جائیگی اور وہاں آکر ان پر مفتوں و شیدا ہو جائینگے۔ جناب مہدی کا منادی ندا کریگا کہ جو شخص انہیں دوست رکھتا ہو وہ ایک طرف کھڑا ہو جائے چنانچہ خلایق کے دو گروہ ہو جائینگے۔ ایک گروہ انکا دوستدار اور دوسرا گروہ وہ ہوگا جو ان سے بیزاری کریگا۔ اوسوقت انکے دوستوں سے مخاطب ہوکر جناب مہدی ع ارشاد کرینگے کہ انسے بیزاری کرو۔ وہ گروہ جواب دیگا۔ ای مہدی آل رسول جبکہ ہمیں معلوم نہ تھا کہ خدا کے نزدیک انکی ایسی منزلت ہے تو بھی ہم نے ان سے بیزاری نہ کی۔ اب ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ اونکی لاشیں تر و تازہ نکلیں۔ خشک درخت انکی برکت سے سرسبز ہو گیا باینکہ ہم آپ سے اور ان

لوگون سے جو آپ پر ایمان لائے اور جنہون نے انہیں قبروں سے نکال کر دار پر لٹکایا بیزاری کرتے ہیں - یہہ سنکر آپ بادیاہ کو حکم دینگے اور وہ انہیں مثل بیخ بوسیدہ خرما کردیگی بعد ازاں آپ انہیں دار سے اتارکر بہ اذن خدا زندہ فرمائینگے اور تمام لوگوں کو جمع کرکے انکے افعال کو بیان کرینگے جو مختلف اوقات میں انسے سرزد ہوئے تھی کہ آپ ہابیل پسر آدم کے قتل ہونے کا واقعہ اور حضرت ابراہیم کو آگ میں اور حضرت یوسف کو چاہ میں ڈالنے - حضرت یونس کا شکم ماہی میں قید ہونے - قتل یحییٰ اور حضرت عیسیٰ کو دار پر کھینچنے - سلمان فارسی کے مارنے - درخانہ جناب امیر المومنین و فاطمہ و حسنین پر جلانے کے لئے آگ لیجانے - صدیقہ کبرا جناب فاطمہ زہرا کی بازو پر تازیانہ لگانے - اور اون کو ایسا صدمہ پہونچانے جس سے حمل محسن اسقاط ہوا - حضرت امام حسنؑ کو زہر دینے امام حسینؑ کو قتل کرنے اور اپکے اطفال و اصحاب کے سر کاٹنے اور ذریت رسول خدا کو اسیر کرنے - ال محمد کا خون بہانے اور تمام معصیت و ظلم و جور کے واقعات جو عہد آدم سے تا زمانہ قیام قائمؑ گذرے ہیں بیان فرماکر ان سب کو ان دونوں کے ذمہ ثابت فرمائینگے اور یہہ بھی ان جرموں کا اقرار کرینگے - اسکے بعد بحکم قائمؑ لوگ انسے قصاص لینگے اور پھر انہیں درخت پر دار پر کھینچا جائیگا اور حضرت کے حکم کے موافق آگ انہیں جلاکر خاک اور ہوا انکی خاک کو برباد کردیگی

مفضل - اے سید - کیا اونکے لئے آخر عذاب ہے ؟

امام علیہ السلام - قسم بخدا وہ زندہ کئے جائینگے اور سید اکبر جناب رسول خداؐ و صدیق اکبر امیر المومنین و فاطمہ و حسنین علیہم السلام اور ہم

مومن جسکا ایمان کامل ہوگا اور ہر کافر جسکا کفر مرتبہ کمال پر پہونچا ہوا ہوگا
حاضر ہونگے اور یہہ حضرات اس طرح قصاص و انتقام لینگے کہ ہر شبانہ
روز ہزار مرتبہ قتل اور زندہ کئے جاوینگے۔ جبتک خدا کو منظور ہوگا۔
مترجم کہتا ہے کہ یہہ معاصی و قبائح جو انکے ذمہ ثابت ہونگے باوجودیکہ
اکثر انمیں سے ایسے ہیں جو انکے پیدا ہونے سے مدتوں پہلے واقع ہوئے
ہیں اسکی وجہہ یہ ہے کہ خالق بے ہمتا نے ایک نور پیدا کیا اور اوسکے
مقابل اوس نور کے سایہ سے ایک ظلمت پیدا کی جیساکہ فرماتا ہے۔
وَجَعَلَ الظُّلُمَاتِ وَالنُّوْرَ (اور ظلمات و نور کو پیدا کیا) یا یہہ کہ خیر کو
پیدا کیا اور اوسکی مقابل شر کو خلق فرمایا۔ یا یہہ کہ محق کو اور اوسکے مقابل
مبطل کو پیدا کیا تاکہ خلایق کا امتحان لے۔ اور خبیث کو طیب سے۔ بدوں کو
نیکوں سے جدا کرے کیونکہ اگر تنہا نور کو پیدا کرتا تو طریقہ امتحان درست
نہوتا اسلئے لازم ہوا کہ ہر ظلمت کے مقابل نور اور ہر مبطل کے مقابلہ میں محق
ایسا ہو جو قوت و ضعف میں اوسکے برابر ہو کیونکہ اگر وہ ظلمت ایسی ہو جو
نور کے مقابلہ مین مضمحل و مغلوب ہو جائے تو یہہ امتحان ٹھیک نہوگا۔ اسمین
بھی کوئی شک نہین کہ جتنے انوار خداوندکردگار نے خلق فرمائے ان سب
مین قوی تر نور پاک محمد و علی علیہما السلام ہے اور یہی وہ نور مبارک
ہے جسے سب سے پہلے خدا نے پیدا کیا جیساکہ خود جناب رسول خدا نے فرمایا
اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِی (سب سے پہلے خدا نے میرا نور پیدا کیا) جو
چیز مبدا سے نزدیک تر ہو وہ اس چیز سے اشرف ہوتی ہے جو مبدا
سے دور ہو۔ پس ان دو بزرگون کا نور تمام انبیا و اوصیا سے قوی تر
ہے کیونکہ ان بزرگوارون کا نور اور انوار کی اصل ہے۔ اس نور پاک

کے مقابلہ میں ان لوگوں کی ظلمت ہے جنکی قبرین بحکم مہدی آل محمد اکھاڑی جائنگی پس حسب مقدمہ سابقہ لازم ہوا کہ انکی ظلمت تمام عاصیوں کی ظلمتوں سے قوی تر ہے۔ کیونکہ یہ ظلمت نور پاک محمد مصطفےٰ و علی مرتضیٰ علیہم السلام کے مقابلہ مین ہے اور جس طرح یہ نور تمام نوروں سے قوی تر ہے اوسیطرح یہہ ظلمت بھی تمام ظلمتوں سے قوی ہونی چاہئے اور یہہ بھی ضرور ہے کہ یہہ ظلمت قوت و ضعف میں اوس نور کے مساوی ہو۔ پس یہہ ظلمت بھی تمام ظلمتوں کی اصل ہوئی۔ جب یہہ بات معلوم ہوگئی تو ہم کہتے ہین کہ تمام انبیا و اولیاء و شہدا و صلحا و صدیقین و مومنین تمام اعمال خیر میں اس نور پاک سے فیض امداد و اعانت حاصل کرتے تھے۔ اسی طرح تمام کفار و منافقین و فاسقین کو تمام اعمال شر مین اس ظلمت سے مدد پہونچتی تھی پس یہہ ظلمت تمام معاصی و قبائح میں جو تمام عالم مین واقع ہوے یا آئندہ واقع ہونگے مداخلت رکھتی ہے چنانچہ یہہ آیہ وافی ہدایہ اس مدعا پر ناطق ہے اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِينَ اٰمَنُوا يُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ط وَالَّذِينَ كَفَرُوٓا اَوْلِيٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُمْ مِنَ النُّورِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ط اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خٰلِدُونَ ترجمہ۔ جو لوگ ایمان لاے اللہ اونکا حامی ہے انکو تاریکیوں سے نور کی طرف لیجاتے ہین وہی جہنمی ہین جسمین وہ سیتہ (ہمیشہ) رہینگے۔

جناب محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ نے جلد سینز دہم بحار الانوار میں اس امر کی اسطرح توضیح فرمائی ہے کہ معاصی و قبائح جو انکے بعد واقع ہوے اونکا الزام ان پر اسطرح ہے کہ انھون نے جناب امیر المومنین حضرت علی مرتضیٰ ع کو حق خلافت سے محروم کیا اور اسی سببسے تمام ائمہ مخفی و پنہاں رہے

ومغلوب رہے اور تا زمانہ قائم سلاطین جور خلائق پر مسلط رہے جو کفر
کا فران اور گمراہی و فسق کا باعث ہوئے اور جو معاصی اُن کے پیدا ہونیسے
پہلے ہوئے وہ ان کے ذمہ اسوجہ سے ہین کہ یہ ان قبایح پر راضی ہوئے
اور جو کسی دوسرے کے فعل پر راضی ہو وہ بمنزلہ اسکے ہے کہ گویا اوسنے
خود وہ فعل کیا - یہہ بھی دور نہین ہے کہ انکی ارواح ان قبایح کے
صادر ہوتے وقت اشقیا کے شریک ہون جیسے ارواح ائمہؑ اعمال
میں انبیا و رسل کی اعانت اور دفع بلیات مین شفاعت کرتی تھیں - قطع نظر
اسکے ہم اس طرح بھی اسکی تاویل کرسکتے ہین کہ تمام اہل عالم کے معاصی کی مانند گناہ
انکے ذمہ ثابت ہوسکتے ہیں یعنی انکے افعال تمام عاصیوں کی برابر ہیں اور
تمام عاصیوں کے افعال کی برابر اِنسے گناہ صادر ہوئے -

امام علیہ السلام - بعد ازاں مہدیؑ کوفہ کی طرف متوجہ ہوں گے اور
مابین کوفہ و نجف اشرف قیام فرمائینگے اوسوقت آپکی خدمت میں چھیالیس
ہزار ملائکہ اور اسی قدر جن اور تین سو تیرہ نقبا ہوں گے -

مفضل - کیون آقا اوسوقت بغداد کا کیا حال ہوگا ؟

امام علیہ السلام - بغداد اوسوقت غضب خدا مین مبتلا ہوگا -
بہت سے فتنے اوسے خراب و ویران کردینگے جو وہان ہونگے وہ زرد علمون
اور مغرب سے آنے والوں علموں - اور ان علموں کے شر سے محفوظ نہ رہینگے
جو نزدیک و دور سے آئینگے - قسم بخدا وہاں ایسا عذاب نازل ہوگا جو
نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہوگا اور نہ کسی کان نے سنا ہوگا - وہاں تلواروں کا
طوفان آئے گا - وائے ہو اوسپر جو اپنا مسکن وہاں قرار دے - کیونکہ
جو وہاں اقامت کریگا وہ شقاوت پر باقی رہیگا اور جو باہر چلا جائیگا وہ

رحمت خدا کے سایہ میں ہوگا۔ خدا کی قسم وہاں کے رہنے والونکے لئے
ایسے اسباب دنیوی فراہم ہوں گے کہ کہا جائے گا دنیا اسی سے مراد ہے۔ شعر

اگر فردوس بر روئے زمین است ＊ ہمین است وہمین است وہمین است

حوریں یہیں کی لڑکیاں ہیں۔ ولدان مخلدون سے یہاں کے لڑکے مراد
ہیں اور یہہ گمان کرینگے کہ خدانے مثل یہاں کے کہیں روزی عطا نہیں کی
ہر آئینہ وہاں خدا اور رسول پر افترا باندہا جائے گا۔ احکام کتاب
خدا کے خلاف حکم دیا جائیگا۔ جھوٹی گواہیوں اور شراب خواری کا و فسق و
فجور اور خون ریزی کی اسقدر کثرت ہوگی کہ تمام دنیا میں کبھی ان افعال
کی ایسی کثرت نہوی ہوگی۔ اسکے بعد خدا تعالے ان فتنون اور لشکروں اور
علموں کے ذریعہ سے ایسا ویران کریگا کہ جو وہاں سے گذریگا وہ یہی
کہیگا کہ بغداد یہاں نہ تھا۔ بعدازاں ایک جوان حسنی دیلم سے خروج کرکے
بہ آواز فصیح صدا دیگا کہ اے آل محمد اوس شخص کی دعوت قبول کرو جسکی غیبت
پر خلایق تاسف کرتی ہے۔ اطراف ضریح جناب رسول خدا میں بھی وہ
یہی آواز دیگا اور لوگ اوسکی دعوت قبول کرینگے۔ تالقان کے خزانے
اوسکے قبضہ میں آجائینگے۔ وہ خزانے طلا و نقرہ کے نہونگے بلکہ وہ کچھ مرد
ہونگے جنکے چہرہ مثل چاند کے روشن ہونگے اور سفید گھوڑوں پر سوار ہاتھوں
میں حربے لئے ہوئے ظالمون کو قتل کرینگے یہانتک کہ وہ وارد کوفہ ہونگے
اکثر روئے زمین کو ظالموں کے وجود سے پاک وصاف کرکے وہیں قیام کرینگے۔
جب جناب مہدی ع اور اونکے اصحاب کے آنیکی خبر پہونچیگی تو اصحاب حسنی جوان حسنی سے
دریافت کرینگے کہ اے فرزند پیغمبر یہہ کون شخص ہے جو ہماری مملکت میں آیا ہے
حسنی اونسے کہیگا کہ میرے ساتھہ آؤ تاکہ دیکھیں یہہ کون ہے اور اسکے آنیکی

کیا غرض ہے - حسنی قائمؑ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کریگا کہ اگر آپ مہدی
آل محمدؐ ہین تو فرمائیے آپکے جد جناب رسول خدا کا عصا و انگشتری و
لباس اور آنحضرت کی زرہ فاضل نام اور آپکا عمامہ سحاب اور گھوڑی
یربوع اور اشتر عضبا اور آپکا خچر دلدل و الاغ یعفور اور گھوڑا براق
و مصحف امیر المومنین کہان ہین - قائمؑ ان تمام اشیار کو طلب فرمائینگے
اور عصا کو ایک سنگ سخت پر گاڑ دینگے وہ اوسیوقت سرسبز ہو جائیگا
اور اوسمین پتے اور شاخین پیدا ہونگی - حضرت کی غرض اس معجزہ دکھانے
سے یہہ ہوگی کہ اصحاب حسنی آپکی فضیلت سے واقف ہوجائین - اور
آپ سے بیعت کرین - یہہ دیکھکر حسنی از راہ تعجب تکبیر کہکر عرض کریگا
کہ آپ اپنا دست مبارک بڑہائین تاکہ بیعت کرون - آپ اپنا ہاتھ
بڑہائینگے اور حسنی معہ لشکر آپ سے بیعت کریگا - مگر چالیس ہزار آدمی جو
صاحب قران اور مشہور بہ طائفہ زیدیہ ہونگے وہ بیعت نکرینگے اور کہینگے
کہ عصا کا سرسبز ہوجانا از راہ سحر ہے - اوسوقت یہ دونون لشکر آپسمین
جنگ کرینگے - جس طائفہ نے بیعت سے انکار کیا ہوگا مہدیؑ اوسکی طرف
متوجہ ہوکر اور تین روز وعظ و نصیحت کرکے اپنی طرف بلائینگے مگر وہ کفر اور
طغیان سے باز نہ آئینگے - پس آپ ان سبکے قتل کرنیکا حکم دینگے اور اپنے
اصحاب سے فرمائینگے کہ ان سے قران چھین لو تاکہ انکی حسرت کا باعث ہو
کیونکہ انہون نے تحریف کی اور اوسکے احکامات پر عمل نہ کیا -

مفضل - یا حضرت - اسکے بعد مہدیؑ کیا کرینگے -

امام علیہ السلام - سفیانی کے مقابلہ کے لئے آپ دمشق لشکر روانہ
فرمائینگے - جب وہ گرفتار ہوکر آئیگا تو آپ اوسے بالائے صخرہ قتل کرینگے

اسکے بعد حضرت امام حسینؑ بارہ ہزار صدیقون کے ساتھ اور معہ
ان بہتر اصحاب کے جو کربلائے معلی مین انکی خدمت مین حاضر تھے دنیا کی
طرف رجوع کرینگے۔ پھر صدیق اکبر امیر المومنین علی بن ابی طالب خروج فرمائینگے
آپکے لئے نجف اشرف مین ایک خیمہ ایستادہ کیا جائیگا جسمین اس طرح
چار ستون ہونگے کہ ایک ستون نجف مین۔ دوسرا ہجر مین اور تیسرا
ستون صفا مین اور چوتھا ستون مدینہ مین ہوگا۔ گویا مین اوس خیمہ
کے چراغون کو دیکھتا ہون جیسے آفتاب و ماہ کی مانند آسمان و زمین منور
ہو رہے ہین اوسوقت اس آیہ کا مصداق ہوگا یوم ترونہا تذہل
کل مرضعۃ عما ارضعت وتضع کل ذات حمل حملہا وتری الناس
سکری وما ہم بسکری ولکن عذاب اللہ شدید ترجمہ۔
(جس دن تم اوسکو دیکھوگے ہر دودہ پلانیوالی اوس سے غافل ہوجائیگی
جسے دودہ پلایا کرتی تھی اور ہر حمل والی اپنا حمل گرادیگی اور تم لوگون کو
نشہ کی سی حالت مین دیکھوگے حالانکہ وہ متوالے نہین ہوئے بلکہ خدا کا عذاب
ہی سخت ہوگا) بعد ازان سید اکبر جناب رسول خداؐ ان مہاجرین و انصار
کے ساتھہ جو آپ پر ایمان لائے اور تصدیق کی اور جہاد مین شہید ہوئے
ظہور فرمائینگے۔ وہ اشخاص بھی حاضر کئے جائینگے جنہون نے آپکی تکذیب
کی یا آپکے حق پر ہونے مین شک کیا اور جنہون نے آپکے حکم سے روگردانی
کی اور جنہون نے آپکو کاہن و ساحر و دیوانہ کہا یا جو حضرت سے لڑے۔
یہہ سب لوگ اس لئے حاضر کئے جائینگے کہ بعثت رسول خداؐ سے ظہور
[illegible] تک ہر امام کے زمانہ مین انہون نے جو افعال کئے ہین حق و راستی کے
ساتھہ ان سے انتقام لیا جائے اور جزا دی جائے۔ اوسوقت اس آیہ

کی تاویل ظاہر ہوگی و نرید ان نمن علی الذین استضعفوا فی الارض و نجعلهم ائمة و نجعلهم الوارثین و نمکن لهم فی الارض و نری فرعون و هامان و جنودهما منهم ما کانوا یحذرون

ترجمہ - اور ہم یہہ ارادہ رکھتے ہین کہ اُن لوگون پر جو اس سرزمین مین کمزور کر دئے گئے ہین احسان کرین اور اون کو امام بنائین اور اونکو ہم وارث قرار دین اور اس سرزمین مین انکو تسلط عطا کرین اور (اس) فرعون کو اور ہامان کو اور ان دونون کے لشکر کو جو انہی مین سے تھے وہ کچھ دکھلائین جسکا (انکی طرف سے) خوف کیا کرتے تھے

مفضل - فرعون و ہامان کون ہین ؟

امام علیہ السلام - ان سے دو دشمنان محمدؐ و آل محمدؐ مراد ہین -

مفضل - اے مولا کیا جناب رسول خداؐ اور علی مرتضیٰ بھی قائم کے ہمراہ ہون گے ؟

امام علیہ السلام - یہ لازمی امر ہے کہ یہہ حضرات دنیا مین تشریف لائین خدا کی قسم وہ تمام دنیا مین پھرینگے حتیٰ کہ اوس پہاڑ پر بھی تشریف لیجاونگے جو تمام دنیا کو احاطہ کئے ہوئے ہی - قسم بخدا وہ ظلمات اور دریاؤنکی تہہ مین بھی جائینگے اور کوئی جگہہ ایسی باقی نہ رہیگی جہان آپ تشریف لیجا کر دین خدا کو برپا نکرین گویا مین جماعت آئمہ کو دیکھ رہا ہون اور مین گویا جناب رسولخداؐ کے سامنے ایستادہ ہو کر آنحضرتؐ سے شکایت کر رہا ہون کہ آپکے بعد آپکی امت نے ہماری تکذیب کی اور ہمارے حکم کو ہمارے منہہ پر مارا ہمین گالیان دین - ہم پر لعنت کی اور ہمین قتل سے ڈرایا - خلفائے جور نے اپنے امورات کے انتظام کی غرض سے ہمین مکہ و مدینہ سے اپنے پایہ تخت

مین بلایا اور ہم مین سے بعض کو قتل کردیا یہہ سنکر جناب رسول خدا
رونے لگین گے اور ارشاد کرین گے کہ اے میرے فرزندو جو کچھ تکلیف و
اذیت تمہین پہونچائی گئی وہ گویا مجھے پہونچائی۔
پھر جناب فاطمہ زہرا شکایت کرینگی کہ مجھے آزار و اذیت دی گئی۔ باغ
فدک کو مجھسے چھین لیا۔ اوس مجلس مین جسمین مہاجر و انصار جمع تھے۔
مین نے جاکر اس معاملہ مین گفتگو کی مگر میری بات قبول نہ کی اور کہا گیا کہ
پیغمبر میراث نہین چھوڑتے۔ مین نے قول حضرت زکریا و یحیٰ و قصہ حضرت
سلیمان و داؤد علیہم السلام اونکے سامنے بطور حجت و دلیل بیان کیا۔
مجھسے کہا گیا کہ مین وہ قبالہ پیش کرون جو فدک کے بارہ مین آپ نے تحریر
فرمادیا تھا۔ مینے وہ قبالہ نکالا تو مہاجرین و انصار اور تمام عربون کے
سامنے مجھسے چھین کر اوسپر تھوکا اور اوسے پارہ پارہ کردیا۔ مین اندوہناک
اور روتی ہوئی اوسی گرم ہوا مین آپکی قبر پر آئی جبکہ مین گرمی کی وجہ
سے بہت مضطرب تھی۔ خدا تعالے اور آپ سے مین نے استغاثہ

قول زکریا جیسا کہ خدائے تعالے اپنے کلام مین ارشاد فرماتا ہے یہ ہے۔ فہب لی
من لدنک ولیا یرثنی و یرث من آل یعقوب ..... واجعلہ
رب رضیا۔ ترجمہ۔ یعنی اپنے پاس سے ایک وارث عطا کر کہ وہ میرا (بھی)
وارث ہو اور آل یعقوب کا (بھی) وارث ہو اور اے میرے پروردگار اوسے اپنی مرضی کے
قرار دے) اور قصہ سلیمان مین ارشاد ہے وورث سلیمٰن داود ترجمہ
اور سلیمان داود کے وارث ہوئے۔ جناب فاطمہؑ نے یہی دو آیتین حجت مین پیش کی
تہین اور فرمایا تھا کہ بقول تمہارے اولاد کے لئے کوئی ترکہ نہین چھوڑتے لیکن ان
دو آیتون کا کیا جواب ہے؟ مترجم

کیا اور رقیہ دختر صفی کے قول سے متمثل ہو کر کہتی تھی قد کان بعدک
انباء فتنۃ لو کنت شاہدہا لم یکبر الخطب - انا فقدناک
فقد الارض واہلہا واجل اہلہا آک فاشہدہم فقد لعبوا
بدت رجال لنا نجوی صدورہم لما فابت وحالت دونک
الحجب لکل قوم لہم قرب ومنزلۃ عند الالہ علی الادنین
مقترب - یا لیت قبلک کان الموت حل بنا امنوا فناروا بالذی
طلبوا - حاصل مضمون ان ابیات کا یہہ ہے - آپکی وفات کے بعد
بہت مصائب پڑے - اگر آپ ان مصیبتون کے وقت موجود ہوتے تو
ایسی سختیان نہوتین - بر ستیکہ آپ اس طرح مفقود ہوئے جیسے زمین قطرہ
باران کو مفقود کردیتی ہی آپکے اہل وعیال پریشان ہو گئے - آپ انکا حال تو
ملاحظہ فرمائین کہ اہل زمانہ اونکے ساتھ کیسی بازی کرتے ہین یعنی اونہین تکلیف
پہونچاتے ہین - جبکہ آپ نے وفات پائی اور آپ ہم سے دور ہو گئے اور
ہمارے اور آپکے درمیان حجاب واقع ہو گیا تو بعض شخصون نے ہمارے
کینہ کو ظاہر و آشکار کردیا جو ہماری طرف سے اونکے دلومین پوشیدہ تھا -
جس قوم کی خدا کے نزدیک قرب ومنزلت تھی وہ آپکی وفات سے کمینون
سے ملحق ہو گئی یعنی آپ کی وفات کے بعد اونکی عزت ذلت سے تبدیل ہو گئی
آپکی وفات سے پہلے کاش مجھے موت آجاتی - بعض آدمیون کو وہ شے
مل گئی جسکے وہ طلبگار تھے یعنی بعض لوگ آپکی موت کے خواہشمند تھے
اور آرزو کرتے تھے اونکا یہہ مطلب پورا ہوا -
بعد ازان آپ کہینگی کہ چند لوگون کو معہ گروہ خلائق میرے دروازہ پر اسلیے
بہیجا گیا کہ امیر المومنین کو پکڑ کر بیعت کرنیکے لیے سقیفہ بنی ساعدہ مین لیجائین

اوسوقت امیرالمومنین آپکی ازواج کے معاملات طے کرنے اور قران
جمع کرنے اور آپکا قرض ادا کرنے مین مشغول تھے جو اسّی ہزار درہم تھا
امیرالمومنین نے اپنا تمام اسباب فروخت کرکے آپ کا قرض ادا کیا اسوقت
اون سے کہا گیا کہ یا علی باہر آکر اوس امر کو قبول کیجئے جسپر تمام مسلمانون نے
اتفاق کرلیا ہے۔ اگر آپ اوسے قبول نہ کرین گے تو آپکو قتل کردیا جائیگا
میری کنیز فضہ نے جواب دیا کہ امیرالمومنین چند کامونمین مشغول ہین اگر اونکے
دلومنین انصاف کرو تو حق علی کی طرف ہے۔ یہہ سنکر خانہ امیرالمومنین و
فاطمہ و حسنین و زینب و ام کلثوم و فضہ کے جلانے کیلئے دروازہ پر لکڑیان
جمع کین اور اونمین آگ لگا دی۔ مینے دروازہ کے پیچھے سے کہا کہ اے
ظالمان تجھپر وائے ہو۔ تو کیا جرات کرتا ہے کیا تجھے یہ منظور ہے کہ نسل رسول
کو قطع اور نور کو خاموش کردے حالانکہ خدا اپنے نور کو خود تمام کرنیوالا ہے
ان باتون سے خشمناک ہوکر اُس نے مجھسے کہا کہ اے فاطمہ خاموش رہو
کیونکہ اب محمد دنیا مین نہین ہین اور نہ فرشتے خدا کی طرف سے امر و نہی کا حکم
لاتے ہین۔ علی بھی مثل اورون کے ایک مسلمان ہین یعنی اونہین دوسرون
پر کوئی فضیلت نہین ہے۔ ان دو باتون مین سے ایک بات اختیار کرو۔ یا تو
علی باہر آکر بیعت کرین یا مین تم سب کو جلا دونگا۔ مین نے گریہ و زاری
کے ساتھہ درگاہ خدا مین عرض کیا اللھم الیک اشکو فقد نبیک
و رسولک و صفیک و ارتداد امتہ علینا و منعھم ایانا حقنا
الذی جعلتہ لنا فی کتابک المنزل علی نبیک المرسل۔ یعنی اے پروردگار
مین تجھسے تیرے نبی اور رسول برگزیدہ کے مفقود ہونیکی اور امت کے
ہماری بات قبول نہ کرنیکی اور ہمین اپنے حق سے محروم کرنیکی شکایت کرتی ہون

وہ ہمارا حق ایسا تھا جکا ذکر اوس کتاب مین موجود ہی جو تونے اپنے رسول پر نازل فرمائی) یہہ سُنکر کہا گیا کہ اے فاطمہ اِن باتون کو چھوڑ کبھی ایسا نہین ہوا کہ خدا نے نبوت و خلافت کو ایک خاندان مین جمع کیا ہو۔ اِس اثنار مین گہر کو آگ لگ گئی اور ایک شخص نے دروازہ کھولنے کے لئے ہاتھہ اندر ڈالا۔ دوسرے شخص نے میرے بازو پر تازیانہ مارا جسکی ضرب سے سیاہ نشان ہوگیا۔ مجھے یہ سیاہ بازوبند دیا گیا جیسا کہ عورتین پہنا کرتی ہین۔ پھر دروازہ کو میرے شکم پر گرا دیا جسکی وجہہ سے چھ مہینے کا حمل محسن ساقط ہوگیا اوسوقت دروازہ پر لوگون کا ہجوم ہوگیا مین نے منہ کھول کر رونا شروع کیا جبکہ میرے گوشوارے چادر کے نیچے سے نمایان تھے اور بہ آواز بلند مین کہہ رہی تھی۔ وا ابتا۔ وا رسول اللہ۔ آپکی دختر کی تکذیب کرکے اوسے مارتے ہین شکم مین اوسکے بچہ کو مار ڈالا۔ میری آواز سنکر امیر المومنین گھر سے باہر آئے اور آپکی آنکھین سُرخ ہو رہی تھین آپ نے اپنی قبا مجھے اڑھا دی اور فرمایا اے دختر رسول تمہین معلوم ہے کہ تمہارے پدر بزرگوار ایک رحمت تھے جنہین خدائے برتر نے اہل عالم کی طرف بھیجا تھا رضائے الٰہی کو منظور کرو اور اپنے مقنعہ کو دور کرکے اپنا سر بلند نہ کرو یا فاطمہ۔ خدا کی قسم اگر تم نے اِن کو نفرین کی تو کوئی شخص روئے زمین پر جو رسالت جناب محمد مصطفے و موسیٰ و عیسیٰ و ابراہیم و نوح و آدم کی گواہی دیتا ہے باقی نہ رہیگا۔ بعد ازان آپ نے اِس گروہ سے کہا تم پیروائے ہو قبل اسکے کہ مین تلوار کھینچون میرے گھر سے باہر نکل جاؤ۔ یہ سنکر وہ تمام گروہ نکل کر دروازہ سے باہر ٹھہر گیا۔ امیر المومنین نے فضہ کو آواز دی تاکہ وہ

میرے پاس آکر قائم کی خدمت انجام دے اور فرمایا جو طفل شہید ہوا ہے یہہ اپنے جد جناب رسول خدا کی حضور مین حاضر ہوکر انکی شکایت کریگا۔ پھر امیر المومنین مجھ اور حسنین اور زینب وام کلثوم کو تاریکی شب مین لیکر مہاجرین و انصار کے گہر دن پر لائے اور اونہین وہ عہد و پیمان یاد دلائے جو اونہون نے جناب رسول خدا کی حیات مین کئے تھے اور چار مرتبہ اونہون نے امیر المومنین سے کہی تھے اولنئے آپ نے فرمایا کہ میرا امیر المومنین ہونا قبول کرو۔ ان سبنے وعدہ کیا کہ ہم صبح کو آپکی مدد کرینگے۔ جب صبح ہوئی تو کسی نے بھی کچھ امداد نہ کی۔

جناب فاطمہؑ کی شکایت کرنے کے بعد حضرت علی مرتضی کھڑے ہوکر اُس مصیبت کی شکایت کرین گے جو بعد وفات جناب رسالتماب آپ پر پڑی آپ عرض کرینگے کہ میرا قصہ اس اُمت کیساتھہ ایسا ہی ہے جیسا ہارون کا بنی اسرائیل کے ساتھ ہوا اور اسوقت میرا سخن ویسا ہی ہے جو ہارون نے حضرت موسیٰ سے کہا تھا قال ابن ام ان القوم استضعفونی وکادوا یقتلوننی فلا تشمت بی الاعداء ولا تجعلنی مع القوم الظالمین ترجمہ۔ عرض کی کہ اے میرے ماںجائے بالتحقیق قوم نے مجھے ضعیف سمجھا اور قریب تھا کہ مجھے قتل کردی پس آپ مجھپر دشمنون کو نہ ہنسوائین اور ظالم لوگون کے ساتھہ میرا شمار نہ کرین) یعنے صبر کرکے تسلیم و رضا کو اختیار کیا اونکی مخالفت کی وجہ سے اور اوس عہد و پیمان کے توڑدینے کے سببے جو انھون نے مجھسے کیا تھا اونپر حجت تمام ہوگئی۔ یارسول اللہ مین نے ایسی مصیبتین

گرفتار ہوا کہ کسی پیغمبر کے کسی وصی نے نہ اوٹھائی ہونگی - حتی کہ مین
عبد الرحمن ابن ملجم کی تلوار سے شہید کیا گیا اونھون نے میری بیعت کو
توڑ ڈالا - طلحہ و زبیر حج و عمرہ کے بہانہ سے آپکی فلان زوجہ کو لے
گئے اور وہان سے بصرہ لاکر بصرہ کو مسخر کرلیا - مین بھی لشکر لیکر اونکی
مقابلہ کو نکلا - اول مین نے خدا اور آپ کو اور ان احکام کو جو آپ لائے
تھے اونہین یاد دلائے لیکن اونپر کچھ تاثیر نہ ہوئی اور نہ وہ اس
عمل قبیح سے باز آئے پس مین نے اونپر جہاد کیا تا اینکہ خداوند کریم
نے مجھے اونپر غالب کیا - بیس ہزار مسلمانون کا خون بہا اور ستر
آدمیون کے ہاتھ قلم ہوئے جنہون نے یکے بعد دیگرے آپ کے زوجہ
کے اشتر کی مہار پکڑی تھی - یارسول اللہ جو لڑائیان آپکے سامنے
اور آپکے بعد ہوئین اونمین ایک بہی ایسی شدید و سخت جنگ مثل
اسکے نہ تہی - یارسول اللہ یہ لڑائی سب سے زیادہ سخت تھی لیکن مین نے
اس سختی پر صبر کیا اور حسب فرمودہ خدا جو آپنے مجھسے فرمایا تھا کہ
واصبر وما صبرک الا باللہ (یعنی صبر کر اور تیرا صبر خدا کیلئے
ہے) مین نے اسپر عمل کیا - یارسول اللہ آپکی وفات کے بعد آپکی
امت مین اس آیہ شریف کی تاویل ظاہر و آشکار ہوگی وما محمد
الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل ؕ افائن مات او
قتل انقلبتم علے اعقابکم و من ینقلب علی عقبیہ فلن
یضر اللہ شیئا و سیجزی اللہ الشاکرین ترجمہ - محمد ایک رسول
ہی ہین جن سی پہلے بہت سے رسول گذر چکے کیا اگر وہ مر جاینگے یا قتل
کردئے جاینگے تو تم اپنے پچھلے پاؤن پلٹ جاؤگے اور جو اپنے پچھلے

یا اُن پلٹ جائیگا وہ خدا کا کچھ نہ بگاڑیگا اور عنقریب خدا شکر کرنے والون کو جزا دیگا ۔)

اے مفضل ۔ جب جناب امیر المومنین شکایت کر چکینگے تو حضرت امام حسنؑ اپنے جد کی خدمت مین عرض کرینگے ۔ اے جد بزرگوار جب جناب امیر المومنین نے مدینہ سے کوفہ کو ہجرت کی تو مین اوسوقت تک اونکے ہمراہ رہا ۔ جب تک آپ کو عبد الرحمن ابن ملجم لعنتہ اللہ نے شہید کیا ۔ آنحضرت نے مجھسے وہی وصیتین کین جو آپ نے اونہین فرمائی تہین ۔ جب معاویہ کو میرے والد کے شہید ہونے کی خبر پہونچی تو اوس نے زیاد کی سرکردگی مین ایکسو پچاس ہزار لشکر کوفہ کو روانہ کیا اور زیاد کو حکم دیا کہ مجھے اور میرے بھائی حسینؑ اور دیگر بھائیون اور ہمارے اہلبیت اور دوستون کو گرفتار کر کے معاویہ کی بیعت لے اور جو انکار کرے اوسکا سر قلم کر کے معاویہ کے پاس روانہ کر دے جب مجھے یہہ خبر معلوم ہوئی تو مین نماز کیلئے مسجد جامع کوفہ مین آیا اور منبر پر جاکر مجمع خلایق کے سامنے بعد حمد و ثنائے الہی کے یہ بیان کیا جسکا خلاصہ مضمون یہ تھا ۔ اے گروہ مردم دیار اسلام کہنہ اور آثار [illegible] لعیت و ایمان محو ہوگئے ۔ یہ دیکھکر اہل ایمان کا صبر کم ہوگیا پس ان شیطان صفتون کے مفاسد اور اس زمانہ کے خائنون کے حکم سے ہم کو قرار نہین ہے ۔ خدا کی قسم حق و باطل کے امتیاز کی راہین اور علامتین واضح اور آشکار ہوگئین ۔ اور امورات مشتبہ [illegible] مین کوئی شبہہ باقی نہ رہا ۔ تو ہم آئمہ کے ساتھ ہے ۔ اور ہم منتظر تھے کہ آیہ وما محمد الا رسول قد خلت الخ کی

تاویل ظاہر ہو۔ قسم بخدا اسکی تاویل ظاہر ہوگئی۔ کیونکہ میرے جد
جناب رسول خدا نے وفات پائی۔ میرے پدر بزرگوار شہید ہوگئے
لوگوں کے دلوں میں وسوسہ پیدا ہوگیا اور اونھوں نے فتنہ و فساد
کی صدائیں بلند کرنی شروع کردیں۔ اور سنت و طریقہ پیغمبر کی
مخالفت اختیار کی یہ کیسی عجیب بات ہے کہ اس فتنہ کے وقت داعی حق کی دعوت
اور اس استغاثہ کی طرف مطلق توجہ نہیں کیجاتی جو اس فتنہ سے
نجات پانے کے لئے کرتا ہے۔ اور نہ اوسکی اطاعت کی جاتی ہے بلکہ فتنہ
برپا کرنے والے کی طرف مائل ہوتے ہیں اور نفاق کی باتیں ظاہر ہوتی
ہیں۔ اہل خلاف و نفاق کے علم مملکتوں میں پھرنے لگے اور اہل شام
و عراق کے خارجیوں کے لشکر نے ایک دوسرے پر خروج کیا۔ خدا
تم پر رحم کرے نور آشکارا اور علم بزرگ کی طرف آؤ۔ وہ ایسا نور ہے جو کبھی خاموش نہیں ہوتا
اور ایسا حق ہے جو کبھی خاموش نہیں ہوتا اور ایسا حق ہے جو کبھی مخفی و نہاں نہیں ہوتا۔ اے لوگو
خواب غفلت سے بیدار ہو اور ضلالت و گمراہی کی جو تاریکی تمہیں گھیرے ہوئے ہے اوس سے
باہر نکلو۔ میں اوس خدائے برتر کی قسم کھا کر کہتا ہوں جو دانہ شگافتہ
کرتا ہے اور جس نے انسان کو پیدا کیا۔ اگر تم صاف دلی اور سچی نیت
خالص کے ساتھ جس میں مطلق نفاق و مخالفت نہ ہو مجھ سے بیعت کرو
تو میں آئینہ میں ایسا جہاد کرونگا جس سے تلوارین اور نیزے اور گھوڑوں کے
سم بھی تنگ آجائیں گے۔ خدا تم پر رحمت کرے میری بات کا
جواب دو۔ یا رسول اللہ۔ یہ سُنکر گویا اہل کوفہ کے بدن بحس
ہوگئے اور میری دعوت کو سُنکر ساکت ہوگئے۔ مگر صرف بیس
اشخاص اُٹھکر میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ یا ابن رسول اللہ

ہم اپنے نفسوں اور تلواروں کے مالک نہیں ہیں ہم آپکے حضور میں کھڑے ہیں اور آپکے حکم کی اطاعت
کرنیکے لئے آمادہ ہیں۔ جو کچھ آپ حکم دیں اس کی تعمیل کرنے کو ہم موجود ہیں۔ پس میں نے
داہنے بائیں دیکھا مگر سوائے ان بیس آدمیوں کے اور کسی کو نہ دیکھا
جو مجھ سے بیعت کرتا میں نے اپنے دلمیں کہا کہ مجھے اپنے جد جناب
رسول خدا کی پیروی کرنی چاہئے کہ جب اُنتیس آدمی آپ کے یار
تھے تو آپ پوشیدہ عبادت کیا کرتے تھے اور امر خدا کا اظہار
نہ کرتے تھے۔ جب چالیس آدمی آپ کے معین و مددگار ہو گئے
تو اوسوقت آپ نے امر الٰہی کو ظاہر کرنا شروع کیا۔ اگر میرے
ہمراہ چالیس آدمی بھی ہو جائیں تو میں بھی راہ خدا میں جہاد کروں
اس کے بعد میں نے اپنا سر آسمان کی طرف بلند کر کے کہا۔ اَللّٰهُمَّ
اِنِّی قَدْ دَعَوْتُ وَاَنْذَرْتُ وَاَمَرْتُ وَنَهَيْتُ كَانُوْا عَنْ اِجَابَةِ
الدَّاعِی غَافِلِیْنَ وَعَنْ نُصْرَتِهٖ قَاعِدِیْنَ وَعَنْ طَاعَتِهٖ مُقَصِّرِیْنَ
وَلِاَعْدَائِهٖ نَاصِرِیْنَ اَللّٰهُمَّ فَاَنْزِلْ عَلَیْهِمْ رِجْزَكَ وَبَاْسَكَ
وَعَذَابَكَ الَّذِیْ لَا یُرَدُّ عَنِ الْقَوْمِ الظَّالِمِیْنَ۔ یعنی اے پروردگار
بدرستیکہ میں نے خلایق کو حق کی طرف بلا کر ڈرایا۔ اور اُنہیں امر و
نہی سے آگاہ کیا۔ وہ میری بات قبول کرنے اور میری مدد کرنے سے
پیچھے ہٹ گئے اور میری اطاعت کرنے سے قاصر رہے اونہوں نے
میرے دشمنوں کی امداد کی۔ پس اے پروردگار ان پر ایسی
شدت کا عذاب نازل فرما جو ان ستمگاروں سے نہ پھر سکے
درگاہ باری تعالی میں یہ فقرات عرض کر کے میں ممبر سے اُتر آیا
اور میں نے ارادہ کر لیا کہ کوفہ سے مدینہ کو چلا جاؤں۔ اسکے بعد

بعض آدمیوں نے میرے پاس آکر بیان کیا کہ معاویہ نے اپنے سرداروں کو کوفہ وغیرہ میں بھیجا ہے اور مسلمانوں نے ہر طرف بغاوت شروع کردی۔ جس نے انسے جنگ کی اُسے قتل کر کے عورتوں اور بچوں کو بھی مارڈالا۔ میں نے اُنسے کہا کہ اہل کوفہ میں مطلق وفا نہیں۔ ان لوگوں کے ہمراہ کچھ لشکر روانہ کرکے میں نے کہا کہ اہل کوفہ پھر میری بیعت توڑکر معاویہ کی اطاعت کرلیں گے۔ اور انجام میں ایسا ہی ہوا جو میں نے کہا تہا۔ یعنی میری بیعت شکنی کر کے اُنہوں نے معاویہ کی اطاعت قبول کرلی۔

امام حسنؑ کے اس عرض کرنے کے بعد حضرت امام حسین علیہ السلام مع شہدائے کربلا از سر تا پا خون سے آلودہ شکایت کرنے کے لئے کھڑے ہونگے۔ جب جناب رسولخدا آپ کو اس حال سے ملاحظہ کرینگے تو رونے لگیں گے۔ آنحضرت کے رونے سے تمام اہل آسمان وزمین مصروف گریہ ہونگے۔ جناب فاطمہؑ ایسے درد سے روئینگی کہ زمین کو تزلزل ہوگا۔ امیرالمومنین بھی کہڑے ہوجائینگے۔ امام حسنؑ دست راست پر۔ اور جناب فاطمہؑ بائیں طرف استادہ ہونگی۔ جناب رسولخداؐ امام حسینؑ کو اپنی آغوش میں لیکر فرمائیں گے اے حسینؑ میں تجھ پر فدا ہوجاؤں تیری آنکھیں روشن رہیں اور میری آنکھیں تیرے دیدار سے نورانی ہوں۔ امام حسینؑ کے دست راست کی طرف جناب حمزہ سید الشہدا اور دست چپ کی طرف جعفر طیار ابن ابوطالب آکر کہڑے ہونگے۔ اُس وقت خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہ بنت اسد اور امیرالمومنینؑ نالہ وفریاد کرتے ہوئے محسن کو لائیں گی۔ اور

جناب فاطمہؑ زہرا عرض کرینگی یَوْمَ تَجِدُ کُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَیْرٍ مُّحْضَرًا وَّمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْءٍ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَیْنَهَا وَبَیْنَهٗ اَمَدًا بَعِیْدًا۔

ترجمہ۔ اُس دن ہر نفس اُس نیکی کو جو وہ کر چکا ہے اور اوس بدی کو جو وہ کر چکا ہے موجود پائیگا۔ اور یہ خواہش کرے گا کہ کاش خود اُسکے اور اوس دن کے مابین ایک مدت طول وطویل حائل ہوتی)۔

مفضل کہتے ہیں کہ جب حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے یہ بیان کیا تو آپ شدت سے رونے لگے یہاں تک کہ آپکی ریش مبارک آنسوؤں سے تر ہو گئی۔ اور فرمایا اس قصہ کے ذکر کرتے وقت جو آنکھ گریاں نہو وہ روشن نہو۔ مفضل کہتے ہیں کہ مجھپر بھی رقت طاری ہوئی اور پھر دریافت کیا۔

مفضل۔ کیوں مولا۔ اس رونے کا کسقدر ثواب ہے؟

امام علیہ السلام۔ اگر اہل حق اس غم میں گریاں ہو تو بیحساب ثواب عطا ہو گا۔

مفضل۔ یا حضرت۔ اس آیت کی کیا تاویل ہے وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ بِاَیِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ۔ ترجمہ۔ جبکہ موودہ (یعنی قبر میں دفن کئے ہوئے) سے سوال کیا جائیگا کہ وہ کس گناہ پر قتل کئے گئے)

امام علیہ السلام۔ یا مفضل۔ خدا کی قسم موؤدہ سے محسن مراد ہی کیونکہ موودہ ہم اہلبیت سے ہے۔ جو اسکے سوا بیان کرے وہ جھوٹا ہے پس بروز رجعت یا قیامت محسن سے پوچھا جائیگا کہ وہ کون سے جرم کی پاداش میں قتل کیا گیا۔

مفضل۔ اسکے بعد کیا واقعہ ہو گا؟

امام علیہ السلام - فاطمہ زہرا دختر رسولخدا کھڑے ہو کر عرض کرینگی اَللّٰھُمَّ اَنْجِزْ وَعْدَکَ وَمَوْعِدَکَ لِیْ فِیْمَنْ ظَلَمَنِیْ وَغَصَبَنِیْ وَضَرَبَنِیْ وَجَزَّعَنِیْ بِکُلِّ اَوْلَادِیْ (یعنی اے پروردگار اُس وعدہ کو وفا فرما۔ جو تونے اُنسے انتقام لینے کی نسبت کیا ہے۔ جنھوں نے مجھپر ظلم کیا۔ اور میرے حق کو غصب کیا اور مجھے مارا۔ اور میری تمام اولاد کو مار کر مجھے تکلیف اور رنج دیا۔ اُس مظلوم کے حال پر تمام ملائکہ آسمان و حاملان عرش و ساکنین ہوا اور تمام اہل دُنیا جو زمین پر ہونگے باواز بلند رونے لگیں گے اور درگاہ الہی میں فریاد کریں گے۔

اے مفضل۔ کوئی شخص جو ہم سے لڑا اور ہمپر ظلم کیا یا ہماری تکلیفوں سے راضی ہوا ایسا باقی نہ رہے گا جو اوس روز ہزار مرتبہ قتل نہ کیا جائے ان میں وہ لوگ شامل نہیں جو راہ خدا میں کشتہ ہوئے اور جنہوں نے موت کا ذائقہ نہیں چکھا۔ اُنکی نسبت خدا فرماتا ہے۔ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَاءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ یُرْزَقُوْنَ فَرِحِیْنَ بِمَا اٰتٰھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ وَیَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِیْنَ لَمْ یَلْحَقُوْا بِھِمْ مِنْ خَلْفِھِمْ اَلَّا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۔ ترجمہ۔ اور جو لوگ راہ خدا میں قتل کئے گئے ہیں اونکو ہرگز ہرگز مردہ نہ خیال کرو بلکہ وہ زندہ ہیں اور اپنے رب کے پاس رزق پاتے ہیں اللہ نے اپنے فضل سے جو کچھ اونکو دیا ہے وہ اُس سے خوش ہیں اور جو لوگ پیچھے رہ گئے ہیں اور ابتک اُنسے نہیں ملے ہیں اون کے بارے میں خوشخبری پاتے ہیں کہ انپر کسی طرح کا خوف نہیں ہے اور نہ وہ رنجیدہ ہونگے)

مفضل۔ اے مولا۔ اکثر شیعہ ایسے بھی ہیں جو آپ کی رجعت کے قائل نہیں ہیں۔

امام علیہ السلام۔ آیا اونہوں نے میرے جد جناب رسولخدا اور ہم آئمہ کا قول نہیں سنا جو اس آیت کی نسبت کہتے ہیں

وَلَنُذِيقَنَّهُم مِّنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَىٰ دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ

(ترجمہ۔ ہر آئینہ ہم اونکو بڑے عذاب سے پہلے چھوٹا عذاب دینگے) چھوٹا عذاب رجعت اور بڑا عذاب روز قیامت ہے۔ اُس روز زمین و آسمان تبدیل ہو جائینگے اور سب خدائے قہار کی حضور میں حاضر ہونگے۔

مفضل۔ اے میرے آقا مجھے چند آیات قرآنی سے معلوم ہوا ہے کہ آپ برگزیدگان خدا ہیں۔ منجملہ اُن آیات کے یہ ہے نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَّن نَّشَاءُ۔ (ترجمہ) ہم جسکا چاہتے ہیں جنکہ درجہ مرتبہ بلند کرتے ہیں، ازان جملہ خداوند عالم فرماتا ہے۔

إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِن بَعْضٍ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ

(ترجمہ۔ بالتحقیق اللہ نے آدم اور نوح اور آل ابراہیم اور آل عمران کو تمام عالموں سے برگزیدہ کیا۔ ان میں سے بعض بعض کی اولاد ہیں۔ اور اللہ سُننے والا (اور) جاننے والا ہے)۔

امام علیہ السلام۔ اے مفضل۔ اچھا۔ یہ تو بتاؤ کہ ہمارا ذکر قرآن میں کس جگہ ہے؟

مفضل۔ خدائے برتر کے اس ارشاد میں إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ

بِاِبْرَاهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ
ترجمہ - بلاشک بمقابلہ کل آدمیوں کے ابراہیم سے زیادہ خصوصیت
اُن لوگوں کو ہے جو اُن کے پیرو ہیں اور اوس نبی کو ہے اور اوں لوگوں کو
جو اُسپر ایمان لائے ہیں اور اللہ کل مومنوں کا کارساز ہے، ازانجملہ
یہ قول خدائے عزوجل ہے - مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرَاهِيْمَ هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ
ترجمہ - میرے باپ ابراہیم کے مذہب کے تابع ہو - تمہیں مسلمان کے
نام سے موسوم کیا) منجملہ اور آیتوں کے ایک یہ آیت ہے وَاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ
اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ - (ترجمہ - پروردگارا مجھے اور میری اولادکو
بتوں کی پرستش سے دور فرما) ہمیں معلوم ہے کہ جناب رسول خدا اور
امیرالمومنین نے ہرگز بتوں کی پرستش نہیں کی اور طرفۃ العین
کے لئے بھی انہیں خدا کا شریک قرار نہیں دیا - ایک یہ ارشاد
باریتعالی ہے - وَاِذِ ابْتَلٰۤى اِبْرَاهِيْمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ
قَالَ اِنِّيْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ قَالَ
لَا يَنَالُ عَهْدِي الظّٰلِمِيْنَ - (ترجمہ - اور (اُسوقت کو یاد کرو)
جبکہ ابراہیم کا اُسکے رب نے کلمات سے امتحان لیا اور ابراہیم نے
اون کو پورا کر دیا (خدا نے) فرمایا کہ میں تم کو کل آدمیوں کا امام مقرر
کرنے والا ہوں - (ابراہیم نے) عرض کی اور میری اولاد میں سے؟
(خدا نے) فرمایا جو ظالم ہونگے (وہ) میرے عہد سے فائدہ
نہ اُٹھائیں گے -) اے مولا - کوئی ظالم یا ستمگار عہدۂ امامت پر
فائز نہیں ہوتا -
امام علیہ السلام - اے مفضل یہ تمہیں کیسے معلوم ہوا -؟

مفضل - حضور میرا اُس بات میں امتحان نہ لیں جو میری طاقت سے باہر ہے - اور آپ میری آزمایش نہ فرمائیں - کیونکہ جو کچھہ مجھے معلوم ہے وہ سب حضور ہی کے علم کا تصدق ہے - یہ خدا کا فضل ہے کہ جو علم آپ کو عطا ہوا ہے اُسی سے میں نے یہ باتیں اخذ کیں ہیں -

امام علیہ السلام - یا مفضل - تم نے یہ سچ بیان کیا - اگر تم اُس نعمت کا اقرار نہ کرتے جو خداوند عالم نے تمہیں عطا فرمائی ہے - تو ہرگز تم اس قدر صاحب فضل و دانش و اہل علم نہ ہوتے - اچھا بتاؤ وہ کونسی آیت ہے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کافر ظالم و ستمگار ہی

مفضل - یہ آیہ مبارک - وَالْكَافِرِيْنَ هُمُ الظَّالِمُوْنَ وَالْكَافِرُوْنَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ - (ترجمہ - کفار ظالم ہیں - اور کفار ہی فاسق ہیں) جو کافر و فاسق و ستمگار ہو تو خدا اُسے کسی طرح خلایق کا امام یا پیشوا مقرر نہیں کر سکتا -

امام علیہ السلام - احسنت! اچھا اے مفضل - تم کس آیت کی رُو سے ہماری رجعت کے قائل ہوئے - حالانکہ بعض شیعہ اِسکے معتقد ہیں کہ رجعت یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ ملک و سلطنت دنیا آئمہ کو عطا کر کے مہدیؑ کو عنایت فرمائے گا - وہ یہ نہیں جانتے کہ پروردگار نے ہم سے ملک و سلطنت کب چھین لی تھی - جو ہمکو واپس کرے گا -

مفضل - خدا کی قسم ایسا نہیں ہے جو بیان کیا جاتا ہے ملک آپ سے نہ چھینا گیا اور نہ چھینا جا سکتا ہے - کیونکہ وہ ملک و سلطنت

ملک نبوت و رسالت و وصیت امامت ہے۔
امام علیہ السلام - اے مفضل - اگر ہمارے شیعہ آیات قرآنی میں تفکر و تامل کریں تو ہرگز ہمارے فضائل میں شک نہ کریں۔ کیا اونھوں نے خدا کا یہ ارشاد نہیں سُنا - وَنُرِيدُ أَن نَّمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا مِنْهُم مَّا كَانُوا يَحْذَرُونَ - (ترجمہ اور ہم یہ ارادہ رکھتے ہیں کہ ان لوگوں پر جو اس سرزمین میں کمزور کر دیئے گئے ہیں۔ احسان کریں۔ اور اون کو امام بنائیں اور اونکو ہم وارث قرار دیں اور اس سرزمین میں اون کو تسلط عطا کر دیں اور (اُس) فرعون کو اور ہامان کو اور ان دونوں کی لشکر کو جو اونہیں میں سے تھے۔ وہ کچھہ دکھلا دیں جس کا (ان کی طرف سے) خوف کیا کرتے تھے) یا مفضل - میں خدا کی قسم کھا کر بیان کرتا ہون کہ اس آیہ کی تنزیل بنی اسرائیل کے حق میں اور اس کی تاویل ہمارے بارے میں ہے۔ فرعون و ہامان سے ہمارے دو دشمن مراد ہیں۔
مفضل - یا مولا - متعہ کا کیا حکم ہے؟
امام علیہ السلام - حلال مطلق ہے - اور اسپر شاہد یہ قول خدائے عزّ و جل ہے - وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُم بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ أَوْ أَكْنَنتُمْ فِي أَنفُسِكُمْ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ سَتَذْكُرُونَهُنَّ وَلَٰكِن لَّا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا إِلَّا أَن تَقُولُوا قَوْلًا مَّعْرُوفًا - ترجمہ - اور اس بات میں تمپر کوئی الزام نہیں ہے کہ ان (عدۃ والی) عورتوں کو کنایہ کے طور پر پیام دو - یا اس خیال کو

اپنے دلمیں چھپائے رکھو۔ اللہ جانتا ہے کہ عنقریب تم اونکو یاد کروگے
ولیکن پوشیدہ طور پر ان سے صریح وعدے نہ لو۔ سوائے اس کے
کراتسے (کنایہ کے طور پر) نیک بات کہو) حاصل مضمون اس آیہ کا یہ ہے
کہ چونکہ خدا کو معلوم ہے کہ تم اس خیال سے کہ کوئی دوسرا شخص تزویج
میں سبقت نہ کرے اُنکی طرف میل ورغبت کروگے اس لئے نکاح بعد
عدۃ کے قصد سے کنایہ کے طور پر اُنکی خواستگاری کرلینے کو حلال قرار دیا
لیکن ان عورتوں سے قول معروف کہو۔ قول معروف سے یہ مراد ہے کہ
عورتوں کے ولی اور گواہوں کے علم میں اُن سے نکاح کرو۔ ولی اور شاہد بھی
اس لئے ضرورت ہے کہ نسل ثابت اور نسب صحیح ہو۔ اسپر یہ قول خدائے
عزوجل بھی شاہد ہے وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً فَاِنْ طِبْنَ
لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِيْٓـًٔا مَّرِيْٓـًٔا۔ (اور عورتوں کو انکے
مہر (خدا کا) عطیہ سمجھ کر دیدو۔ پھر اگر بخوشی وہ اُس میں سے کچھ
تم کو دے ڈالیں تو اُسے کھالو وہ تم کو رچے بچے) جن عورتوں
سے نکاح ہوگیا ہے۔ اونکو طلاق دینے کے وقت خدائے تعالیٰ
نے لازم کیا ہے کہ دو عادل گواہوں کے سامنے طلاق دیجائے
تمام شہادتوں کی نسبت خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے وَاسْتَشْهِدُوْا
شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ
مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا
فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى۔ (ترجمہ۔ اور گواہوں میں سے جو
تمہیں پسند ہوں۔ دو مردوں کو گواہ بنالو۔ اور اگر دو مرد نہوں تو
ایک مرد اور دو عورتوں کو گواہ بنالو۔ تاکہ ان (عورتوں) میں سے اگر

ایک بھول جائے تو دوسری اُسے یاد دلائے اور گواہ جبوقت بُلائے جائیں تو انکار نہ کریں) خدائے تعالےٰ نے کیفیت طلاق اِس طرح بیان کی ہے یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوْھُنَّ لِعِدَّتِھِنَّ وَاَحْصُوا الْعِدَّۃَ وَاتَّقُوا اللّٰہَ رَبَّکُمْ۔ ترجمہ۔ اے نبی جب تم لوگ عورتوں کو طلاق دو تو اُن کی عدۃ سے ڈرتے رہو) اگر مطلقہ کو ایک طلاق دی جائے جس میں ایک یا زیادہ صیغے ہوں تو وہ بائن نہ ہوگی ہر آیۃ خدائے تعالےٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ ان حیضوں کو شمار کرو جن پر عدۃ تمام ہوتی ہے اور اس بات میں طریقہ تقویٰ کو مدنظر رکھو۔ پھر خدا فرماتا ہے۔ وتلک حدود اللّٰہ ومن یتعدّ حدود اللّٰہ فقد ظلم نفسہ لاتدری لعلّ اللّٰہ یُحدث بعد ذالک امراً فاذا بلغن اجلھن فامسکوھن بمعروف اوفارقوھن بمعروف واشھدوا ذوی عدل منکم واقیموا الشھادۃ للّٰہ ذالکم یُوعظ بہ من کان یؤمن باللّٰہ والیوم الاٰخر۔ ترجمہ۔ اور یہ خدا کی مقرر کردہ حدیں ہیں اور جو خدا کی مقرر کردہ حد سے تجاوز کرے تو اُسی نے تو اپنے آپ پر یقیناً ظلم کیا کوئی نفس نہیں جانتا کہ اس (قضیہ) کے بعد شاید خدا کوئی بات پیدا کردے (اور ملاپ ہو جائے) پھر جب وہ اپنی مدت پوری کر چکیں تو یا تو تم انہیں حسن سلوک کے ساتھ روک لو یا انہیں معقول طریقہ سے رخصت کردو۔ اور (بوقت طلاق) اپنے میں سے دو عادل گواہ کرلو اور (اے گواہو) للّٰہ تم ٹھیک ٹھیک گواہی دینا۔ ان احکام کی اُس کو نصیحت کیجاتی ہے جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو) اُس امر سے جو خدا البعد کو پیدا کردے وہ نفرت وکراہت مراد ہے جو درمیان زن وشوہر واقع ہوتی ہے اس لئے دو عادل گواہوں کے سامنے طلاق دو۔ اور طلاق حیض کے بعد دینی چاہئے

یہ لازم ہے کہ نقطہ سفید کے بعد جو زردی و سرخی اور آب زرد کے بعد آتا ہے طلاق واقع ہو۔ اُس امر سے جو خدا بعد کو پیدا کرتا ہے وہ عطوفت و مہربانی اور اس کراہت کا زوال بھی مراد ہے۔ جو طلاق اول یا دوم یا سوم کے بعد شوہر و زوجہ کے درمیان واقع ہو جاتی ہے۔ اور اسی سے شوہر زوجہ سے رجوع کرتا ہے۔ اور یہی اس قول خدا کے معنی ہیں۔
وَالْمُطَلَّقٰتُ یَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ وَلَا یَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ یَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِیْٓ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ یُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِیْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلِلرِّجَالِ عَلَیْهِنَّ دَرَجَةٌ وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ۔ ترجمہ
اور جن عورتوں کو طلاق دی گئی ہے وہ اپنے آپ کو تین حیض تک روکیں اور یہ اونکے لئے ہرگز جائز نہیں ہے کہ خدا نے ان کی رحم میں جو کچھ پیدا کیا ہو۔ اس کو چھپائیں۔ بشرطیکہ وہ خدا اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہوں اور اس مدت میں انکے شوہر اگر سازگاری کا ارادہ کریں تو انکو واپس لینے کے زیادہ مستحق ہیں۔ اور ان (عورتوں) کا حق نیکی کے بارے میں (مردوں کے ذمہ) ویسا ہی ہے جیسا کہ اُن (مردوں) کا عورتوں کے ذمہ اور مردوں کو ان پر ایک درجہ فضیلت ہے اور اللہ زبردست (اور) حکمت والا ہے) اس آیہ مبارک کا یہ مطلب ہے کہ اگر شوہر کا ارادہ اصلاح کرنے کا ہو تو وقت طلاق سے دوسری طلاق تک عورت سے رجوع کر سکتا ہے اور عورت بھی شوہر سے رجوع کر سکتی ہے اُسکے بعد خدا تعالیٰ نے ارشاد

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ فَاِمْسَاکٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِیْحٌ بِاِحْسَانٍ ،
(ترجمہ۔ طلاق (رجعی) دو مرتبہ ہے اسکے بعد یا تو نیکی کے ساتھ
روک لینا ہے۔ یا سلوک کے ساتھ رخصت کر دینا) حاصل معنی یہ ہیں
کہ یا تو تیسری مرتبہ طلاق دے یا یہ کہ دوسری طلاق کے بعد شوہر
رجوع نہ کرے۔ اور عدۃ گذرنے تک صبر کرے تاکہ وہ اپنے شوہر کیلئے
بائن ہو جائے۔ اگر تیسری مرتبہ بھی طلاق دیدی تو اب یہ طلاق بائن
ہو جائے گی۔ چنانچہ باری تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ فَاِنْ طَلَّقَهَا
فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰی تَنْكِحَ زَوْجًا غَیْرَهٗ (ترجمہ۔ پھر اگر
عورت کو (تیسری) طلاق دیدی تو وہ اس (مرد) کے لئے حلال
نہو گی۔ جب تک کہ اُس کے سوا ایک اور شوہر سے نکاح نہ کرے۔
اگر عورت اس شوہر سے طلاق لے لے تو وہ شوہر اول پر حلال ہو جائیگی
شوہر اول عام آدمیوں کی طرح اس عورت کی خواستگاری کرسکتا ہے
اور عام آدمیوں کی بہ نسبت اوسکا حق اولیٰ نہ ہوگا۔

متعہ جسے خداوند عالم نے اپنی کتاب میں حلال ظاہر فرمایا اور جناب
رسولخدا نے بھی خدا کی طرف سے مسلمانوں کو اُس کی اجازت دی۔
وہ اس آیہ شریفہ سے ظاہر ہے۔ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا
مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ
ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِیْنَ غَیْرَ مُسٰفِحِیْنَ
فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِیْضَةً
وَلَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ فِیْمَا تَرٰضَیْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِیْضَةِ
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِیْمًا حَكِیْمًا۔ (ترجمہ۔ اور شوہر دار عورتیں سوائے

ایسے جو تمہاری ملکیت ہوجائیں۔ (نہ حرام ہونا) خدانے تمہارے ذمہ لکھدیا۔
اور اسکے سوا سب تمہارے لئے حلال کی گئی ہیں۔ کہ تم اپنے مال
خرچ کرکے بحالت پاکدامنی نہ بغرض بدکاری انکی خواستگاری
کرو۔ پھر ان میں سے جن سے تم متعہ کرلو تو مقرر کیا ہوا مہر اُن کو دیدو اور
مہر مقرر ہو جانے کے بعد آپس میں اگر تم کچھ کمی بیشی پر راضی ہوجاؤ
تو تم پر کوئی الزام نہیں ہے۔ بیشک اللہ صاحب علم وحکمت ہے)
اے مفضل۔ عقد دایم اور متعہ میں یہ فرق ہے کہ عقد کیلئے مہر
اور متعہ کے لئے اُجرت ہے۔ عہد جناب رسالتمآبؐ میں مسلمان
موسم حج یا سوائے اسکے اور عہد خلیفہ اول میں اور چار برس عہد
خلیفہ ثانی میں متعہ کیا کرتے تھے۔ تا اینکہ ایک روز خلیفہ ثانی صاحب اپنی
ہمشیر کے مکان میں گئے جسکا نام عفرا تھا۔ دیکھا کہ وہ ایک بچہ کو
اپنا دودھ پلا رہی ہے۔ یہ دیکھکر انہیں بہت غصہ آیا اور شدت
غضب سے کانپنے لگے اور پسینہ آگیا۔ اور اس بچہ کو اپنی خواہر
سے چھین کر باہر لے گئے۔ اور مسجد منبر پر جاکر کہا کہ منادی کی جائے
کہ تمام لوگ نماز جماعت میں حاضر ہوں۔ چونکہ قبل از وقت نماز
یہ منادی کیگئی تھی اس لئے سب نے جان لیا کہ یہ منادی نماز
کے لئے نہیں بلکہ کسی خاص کام کے واسطے ہے۔ جب سب لوگ
مسجد میں جمع ہو گئے تو خلیفہ صاحب نے ممبر پر جاکر کہا۔ اے گروہ
انصار ومہاجرین اور اے اولاد قحطان تم میں کون ایسا ہے جو اس
بات کو دوست رکھے کہ وہ تمہاری عورتیں جن کے شوہر نہیں ہیں
وہ بچے جنیں۔ اور تم اونہیں دودھ پلاتے ہوئے دیکھو۔ حضار نے

إلا تفاق کہاکہ ہمیں یہ بات پسند نہیں ہے۔ خلیفہ صاحب نے کہا کہ آگاہ ہو کہ میری خواہر عفرا جو میری والدہ ختم اور میرے باپ خطاب کی دختر ہے اُسکے شوہر نہیں ہے۔ میں اُسی وقت اوسکے مکان میں گیا اور میں نے اس بچہ کو اس کی گود میں دیکھا۔ جب میں نے اُسے خدا کی قسم دیکر دریافت کیا کہ یہ بچہ کیسے ہوا۔ تو بیان کیا کہ اُسنے متعہ کیا تھا۔ پس اے گروہ خلایق یہ متعہ جو عہد جناب رسولخدا میں حلال تھا میں اُسے حرام کرتا ہوں۔ اور جو شخص میرے اس حکم کے خلاف کرے گا اُسے تازیانے لگانے جائینگے۔ اُس جماعت میں کسی کی یہ مجال نہ ہوئی کہ اس حکم کی تعمیل سے انکار کرکے کہے کہ جناب رسالتمآب کے بعد کوئی پیغمبر مبعوث نہیں ہوا۔ اور نہ قرآن کے بعد کوئی اور کتاب نازل ہوئی۔ لہذا ہم اُس حکم کو جو خلاف حکم رسولخدا و قرآن ہے قبول نہیں کرتے بلکہ سب نے اسی بخوشی قبول کرلیا۔

مفضل۔ اے مولا شرائط متعہ کیا ہیں ؟

امام علیہ السلام۔ یا مفضل۔ متعہ کے لئے ستر شرائط ہیں۔ اگر کوئی شخص ایک شرط کو بھی چھوڑدے تو اوسنے اپنے نفس پر ظلم کیا۔

مفضل۔ یا حضرت۔ آپ نے ہمکو حکمدیا ہے کہ زناکار عورت سے یا جو بدنام ہو۔ یا جو دیوانی ہو اُس سے متعہ نہ کریں۔ آپ نے فرمایا ہے کہ اول عورت سے زنا کی خواہش کیجائے اگر وہ زنا پر راضی ہوجائے تو اُس سے متعہ کرنا حرام ہے۔ عورت سے یہ بھی دریافت کرنا چاہئے

کہ وہ شوہر یا حمل تو نہیں رکھتی اور وہ عدت میں تو نہیں ہے۔ اگر وہ
ان تینوں امروں میں سے ایک کا ہونا بھی قبول کرے تو اُس سے متعہ
جائز نہ ہوگا۔ اگر ان میں سے کوئی بات نہ ہو تو چاہیئے کہ مرد عورت سے
کہے کہ بحکم خدا و سنت پیغمبرؐ اپنے نفس کو بہرے متعہ میں دیدے۔ اور
یہ بھی ضرور ہے کہ اُجرت و مدت ایک ساعت یا ایک یا دو روز یا ایک
ماہ یا سال یا اس سے زیادہ معین کردے اُجرت وہ چیز ہے جس پر
فریقین راضی ہوجائیں مثل اسکے کہ انگشتری یا نصف خرما ہی ہو۔
یا اس سے زیادہ درہم و دینار یا اور کوئی شے ہو جسپر عورت راضی
ہوجائے اگر اس اجرت کو بعد میں عورت معاف کردے۔ تو مرد کو وہ
اُجرت حلال ہوگی۔ اسکی مثال بھی ایسی ہی ہے کہ جیسے کہ وہ عورتیں
جن کا عقد دائمی ہو وہ اپنا مہر شوہروں کو معاف کردیں جس کے بارہیں
خدا فرماتا ہے فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ
هَنِيْئًا مَرِيْئًا۔ (ترجمہ۔ پھر اگر بخوشی وہ اُس میں سے کچھ تم کو دیڈالیں
تو اُسے کھالو وہ تمکو رچے پچے) اسکے بعد مرد کو عورت سے کہنا چاہیئے
کہ میں تجھ سے اس شرط پر متعہ کرتا ہوں کہ نہ تو میری میراث پائیگی اور نہ
مجھے تیری میراث سے کچھ تعلق ہوگا۔ اور مجھے اختیار ہوگا کہ اپنے نطفہ کو
جہاں چاہونگا خارج کرونگا یعنی اگر میں چاہونگا تو رحم میں نطفہ خارج کرونگا
اور مجھے منظور ہوگا تو اپنا نطفہ باہر گراونگا۔ اور تجھے یہ بھی لازم ہوگا کہ
مدت نکاح گذرنے کے بعد پینتالیس روز یا ایک حیض کی مدت تک صبر کر
اور کسی مرد کے پاس نہ جانا چاہیئے۔ اگر عورت ان شرطوں کو منظور
کرلے تو دوبارہ پھر ان شرائط کا اعادہ کرکے صیغہ متعہ جاری کرنا

چاہیئے۔ اگر فریقین مدت متعہ زیادہ کرنے پر راضی ہوں تو زیادہ کر سکتے ہیں[۱]

امام علیہ السلام ۔ (حضرت نے اس آیہ کی تلاوت فرمائی) وَمِنَ النَّاسِ مَن يُعْجِبُكَ قَوْلُهُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللَّهَ عَلَىٰ مَا فِي قَلْبِهِ وَهُوَ أَلَدُّ الْخِصَامِ وَإِذَا تَوَلَّىٰ سَعَىٰ فِي الْأَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ۔ (ترجمہ۔ اور لوگوں میں ایسا بھی ہے جس کی باتیں زندگانی دنیا میں تم کو اچھی معلوم ہوتی ہیں اور جو کچھ اُس کے دل میں ہے اُس پر خدا کو گواہ بناتا ہے حالانکہ وہ دشمنوں میں سب سے زیادہ جھگڑالو ہے اور جب پیٹھ پھیری تو یہ کوشش کرتا ہے کہ زمین میں فساد برپا کرے۔ اور زراعت کو اور نسل کو برباد کردے۔ حالانکہ اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا)

مترجم عرض کرتا ہے کہ جناب امام جعفر صادقؑ کی غرض اس آیہ کی تلاوت سے شاید یہ ہو کہ جناب رسولخدا کے زمانہ حیات میں بعض لوگ طریقۂ نفاق کو پیش نظر رکھ کر آنحضرت سے ایمان و اخلاص کا اظہار کرتے تھے اور بعد وفات سرور کائنات اُنہیں لوگوں نے خباثت باطنی کو ظاہر کرکے اور احکام دین کو تبدیل کرکے مفسدہ برپا کیا۔

امام علیہ السلام ۔ اے مفضل ۔ اگر زوجہ دائمی سے مقاربت کے وقت کوئی اپنا نطفہ رحم سے باہر خارج کرے تو دس اشرفیاں بطور کفارہ اُسکے ذمہ ہونگی لیکن بحالت متعہ مرد مختار ہے۔ اگر بچہ پیدا ہوگا تو وہ اپنے باپ سے ملحق ہوگا۔

[۱] اس حدیث میں یہ روایت کی ہے کہ اگر عورت متعہ پر راضی ہو تو جائز ہے کہ اسکے حالات [illegible] کہ شوہر دار یا اسکو حمل تو نہیں یا عدہ [illegible] اپنا شاہد ہو [illegible]

[illegible]

مفضل۔ حضرت امام حسینؑ کی شکایت کے بعد کیا ہوگا۔؟
امام علیہ السلام۔ پھر میرے جد حضرت علی بن الحسینؑ اور میرے والد بزرگوار حضرت محمد باقرؑ کھڑے ہوکر جناب رسولخدا سے ان تکلیفوں کی شکایت کرینگے جو اعدائے دین سے آپ کو پہنچی ہیں۔ انکے بعد میں منصور کی شکایت کرونگا۔ میرے بعد میرا فرزند امام موسیٰ رضا استادہ ہوکر سرور کائنات سے ان اذیتوں کی شکایت کریگا جو اسے ہاروں رشید سے پہونچینگی۔ اسکے بعد علی بن موسے مامون کی اور محمد بن علی یعنی امام علی نقی متوکل کی اور امام حسن عسکری ہاری باری پیغمبر خدا سے شکایت کرینگے ان سب کے بعد حضرت مہدیؑ جو ہمنام رسولخدا ہونگے اُس لباس کو زیب بدن کئے ہوئے استادہ ہونگے جو جناب سرورِ خدا اُسوقت پہنے ہوئے تھے۔ جب آپ کی پیشانی مجروح ہوئی تھی اور دندان مبارک شکستہ ہوا تھا اور جو آنحضرت کے خون سے آلودہ ہوگا اُسوقت مہدی کے چاروں طرف ملائکہ ہونگے آپ عرض کرینگے اے جدّ بزرگوار آپ نے میری صفات وشمایل اپنی اُمت سے بیان فرمادیں تھیں۔ اور میرے نام ونسب و کنیت سے آگاہ فرمادیا تھا۔ یعنی آپ نے اُمت سے ارشاد فرمادیا تھا کہ میرے بعد ایک شخص آئیگا جسکی صفات وشمایل ونسب ایسا ہوگا اور فلان کنیت ونام ہوگا مگر حضور کے ارشاد کو کسی نے قبول نہیں کیا میرا انکار کرکے تمرد اختیار کیا اور کہا کہ وہ موجود نہیں اور نہ ابھی پیدا ہوا۔ وہ کہاں ہے اور کب پیدا ہوا اور وہ کس مکان میں ہے حالانکہ اُسکے باپ نے وفات پائی اور اپنے بعد کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ اگر روے زمین پر اُس کی موجودگی کی کچھ اصلیت ہوتی تو خداوند عالم اُس کے ظہور میں اتنی تاخیر نہ فرماتا۔ ان کدورت آمیز باتوں پر صبر کرکے میں منتظر سرور رہا۔ تا اینکہ پروردگار نے مجھے ظہور کا اذن دیا۔

یہ سنکر جناب رسولخدا فرمائیں گے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ صَدَقَنَا وَعْدَہٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّءُ مِنَ الْجَنَّۃِ حَیْثُ نَشَاءُ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعَامِلِیْنَ

ترجمہ۔ حمد کرتا ہوں اُس خدا کی جس نے ہمارے حق میں اپنے وعدہ کو صدق و راست کیا اور ہمیں روئے زمین کا وارث کیا اور بہشت میں جہاں ہم چاہیں منزل کریں پس عمل کرنے والوں کی کیا اچھی جزا اور اجر ہے) پھر آنحضرت فرمائینگے کہ خدا کی طرف سے فتح و نصرت پہنچیگی۔ اور اس ارشاد باری کی تاویل ظاہر ہوئی وَھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ۔ (ترجمہ وہ خدا ہی تو ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا کہ اُسکو تمام دینوں پر غالب کردے گو مشرکوں کو بُرا لگے) اس آیت کی تلاوت کرنے سے جناب رسولخدا کی یہ غرض ہوگی کہ تمام دینوں پر ہمارے غالب ہونے کا اب وقت آگیا۔ پھر آنحضرت یہ آیت تلاوت فرمائیں گے۔ اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا لِیَغْفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ وَیُتِمَّ نِعْمَتَہٗ عَلَیْکَ وَیَھْدِیَکَ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا وَّیَنْصُرَکَ اللّٰہُ نَصْرًا عَزِیْزًا۔ (ترجمہ۔ بیشک ہمنے تمہارے لئے فتح کی ایک کھلی فتح تاکہ اللہ تعالیٰ تمہاری خاطر تمہاری (امت کے) اگلے گناہوں کو (بھی) بخشدے۔ اور پچھلوں کو (بھی) اور اپنی نعمتوں کو تمپر پورا کرے اور تمکو صراط مستقیم کی ہدایت فرمائے اور عزت والی نصرت کے ساتھ اللہ تمہاری نصرت کرے۔

مفضل۔ اے میرے آقا جناب رسولخدا نے کونسا گناہ کیا تھا جسے خداوند عالم نے بخشدیا۔؟

امام علیہ السلام۔ بدرستیکہ جناب رسالتمآب نے درگاہ باری میں مناجات کی تھی کہ پروردگارا شیعان علی و شیعان آئمہ کے تمام گناہ گذشتہ و آئندہ میرے ذمہ لکھدے اور

بسبب شیعوں کے مجھے انبیاء و مرسلین کے سامنے رسوا نہ فرما پس خداوند عالم نے آپکی دعا قبول کی کہ شیعوں کے تمام گناہ آپکے ذمہ لکھدئے اور پھر انہیں معاف کردیا۔

یہ سُنکر مفضل رونے لگے اور عرض کی۔

مفضل۔ ای میرے سید۔ یہ فضل الٰہی آپکی وجہ سے ہم تک پہنچا۔

امام علیہ السلام۔ ای مفضل جن شیعوں کے گناہ جناب سرور کائنات نے اپنے ذمہ لئے وہ ایسے شیعہ ہیں جیسے تم۔ یا اور تمہاری مثل۔ ای مفضل۔ اس حدیث کو ایسے شیعوں کے سامنے بیان نہ کرنا جو ترک عبادت و عمل کی پرواہ نہیں کرتے کیونکہ اس حدیث پر اعتماد کرکے وہ عبادت کو ترک کردینگے۔ اور رحمت خدا سے محروم ہوجائینگے ہم اہلبیت کی نسبت خدا فرماتا ہے۔ لَا یَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰی وَهُمْ مِنْ خَشْیَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ۔ یعنی آئمہ کسی کی سفارش نہ کرینگے مگر اُن لوگونکی جو خدا کے نزدیک پسندیدہ ہونگے۔ اور خوف الٰہی سے ڈرتے ہونگے۔

مفضل۔ بروز رجعت خدا یہ کیون فرمائیگا۔ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ الخ یعنی بروز رجعت اُنہیں تمام دینوں پر غالب کردے۔ کیا جناب رسولخدا بوقت بعثت تمام مذہبوں پر غالب نہ ہوئے تھے؟

امام علیہ السلام۔ اگر جناب پیغمبر خدا بوقت بعثت تمام مذہبوں پر غالب ہوتے تو روئے زمین پر مجوس و یہود و نصارٰے و بُت پرست و طایفہ صابیان (جو ملائکہ کو معبود سمجھتے ہیں) نہوتے بلکہ لات و عزٰے کا بھی وجود نہ ہوتا۔ اور نہ آفتاب پرست و ماہ پرست و آتش پرست و سگ پرست ہوتے۔ لیظهرہ علی الدین الخ کی تاویل یہ ہے کہ اس سے مراد بروز رجعت مہدی ہیں۔ اور یہی معنی اس ارشاد باری تعالٰی کے۔ وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰی لَا تَکُوْنَ فِتْنَةٌ وَّیَکُوْنَ الدِّیْنُ کُلُّهٗ لِلّٰهِ۔ ترجمہ۔ اور اُن سے یہاں تک لڑو کہ کفر باقی نہ رہے اور دین سب کا سب خالص

اللہ کا ہو جائے یعنی دین باطل کا روئے زمین پر نشان باقی نہ رہے۔
مفضل میں گواہی دیتا ہوں کہ حضور علم خدا سے واقف ہیں اور اسی کی قدرت سے آپ قادر و توانا ہیں اُسی کے حکم سے آپ گویا ہوتے ہیں اور اُسی کے حکم پر آپ عمل کرتے ہیں۔
امام علیہ السلام ۔ اسکے بعد مہدی کوفہ کو واپس ہونگے اور آسمان سے سونا برسے گا جیسا بنی اسرائیل کے زمانہ میں حضرت ایوب کیلئے برسا تھا۔ زمین کے طلا و نقرہ و جواہر کے خزانے اپنے اصحاب کو تقسیم کرینگے۔
مفضل ۔ اے مولا ۔ اگر کوئی شیعہ وفات پائے اور اوسکے ذمہ کسی برادر دینی یا کسی مخالف کا قرض ہو اوسکا انجام کیا ہوگا؟
امام علیہ السلام ۔ اول کام جس سے مہدیؑ ابتدا کرینگے وہ یہی ہوگا کہ اطراف عالم میں وہ منادی کرائیں گے کہ جس شیعہ کے ذمہ کچھ قرض ہو وہ بیان کرے حتے کہ اگر کسی کے ذمہ دانۂ خشخاس یا ایک پوتھی لہسن بھی ہوگی وہ بھی آپ ادا کرینگے
مفضل ۔ اسکے بعد کیا ہوگا؟
امام علیہ السلام ۔ قائم شرق و غرب کو فتح کرنیکے بعد کوفہ اور مسجد کوفہ میں آئینگے اور اوس مسجد کو آپ مسمار کردینگے ۔ جو یزید بن معاویہ نے حضرت امام حسینؑ کو شہید کرنیکے بعد تعمیر کی تھی آپ اوس مسجد کو بھی خراب کردینگے جو رضائے خدا کی واسطے تعمیر نہ کی گئی ہوگی۔
مفضل ۔ قائم کتنی مدت تک خلافت کرینگے؟
امام علیہ السلام ۔ آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ۔ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّشَهِيْقٌ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ

لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ وَشَهِيقٌ وَأَمَّا الَّذِينَ سُعِدُوا فَفِي الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ إِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ عَطَاءً غَيْرَ مَجْذُوذٍ۔ (ترجمہ۔

پس کوئی اُنمیں سے بدنصیب ہوگا اور کوئی خوش نصیب ہوگا۔ اب رہے وہ لوگ جو بدبخت ہونگے جہنم میں بڑی ہائے وائے کرینگے۔ اور جسوقت تک آسمان و زمین باقی رہیں گے وہ اُسی میں رہیں گے۔ سوائے اسکے کہ تمہارے پروردگار کو کچھ اور منظور ہو۔ بیشک تمہارا پروردگار جو کچھ چاہے کرگذرنے والا ہے۔ اور رہے وہ جو خوش نصیب ہونگے جب تک آسمان و زمین باقی ہیں برابر جنت میں رہینگے سوائے اسکے کہ تمہارے پروردگار کو کچھ اور (بہتری) منظور ہو دیہ ایک ایسا عطیہ (ہوگا) جو ختم ہونے والا نہیں ہے) اے مفضل۔ غیر مجذوذ کے یہ معنی ہیں کہ وہ نعمت وعطا منقطع نہ ہوگی بلکہ وہ دائمی نعمت ہوگی جس کی کوئی حد و انتہا نہیں۔ اور وہ امر جو باطل نہ ہو مگر باختیار خدا اور اوسکی مشیت و ارادہ کے موافق ہو۔ اسکے بعد قیامت واقع ہوگی جسکا بیان خداوند عالم نے اپنی کتاب پاک میں فرمایا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَاٰلِهِ الطَّاهِرِينَ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا۔